



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

بدھ، 11-فروری 2015

(یوم الاربعاء، 21-ربیع الثانی 1436ھ)

سولہویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد 12: شماره 2

119

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 11- فروری 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور منصوبہ بندی و ترقیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سوالات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- آرڈیننس غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

2- آرڈیننس عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

3- آرڈیننس (ترمیم) پنجاب آرمز 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب آرمز 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

4- آرڈیننس (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

121

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

بدھ، 11- فروری 2015

(یوم الاربعاء، 21- ربیع الثانی 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین، لاہور میں صبح 10 بج کر 55 منٹ پر زیر
صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی الازہری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأِنْ كَانِ بَيْنَهُمَا
فَأَنْ بَعَثَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبَغَى حَتَّى
تَفِئَءَ إِلَى آهِرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَاصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ إِنَّهَا الْمُؤْمِنُونَ
إِخْوَةٌ فَاصْلِحُوا بَيْنَ أَخْوَابِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾

سورة الحجرات آیات 9 تا 10

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (9) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے (10)

وما علینا الالبلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی لمحہ بھی تیرے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا
تو ہے یثرب کو مدینے میں بدلنے والا
تیرے جیسا کسی شر کا والی نہ ہوا
کوئی پیدا نہ ہوا تیرے مؤذن جیسا
پھر آذانوں میں کبھی سوزِ "بلائی" نہ ہوا
تیری امت کے سوا اور کسی امت میں
کوئی رومی نہ ہوا کوئی غزالی نہ ہوا

تعزیت

محترمہ شمیمہ اسلم ایم پی اے کے خاوند اور معزز ممبر اسمبلی
جناب امجد علی جاوید کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت
جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترمہ شمیمہ اسلم، ایم پی اے کے خاوند وفات پا گئے ہیں
ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ شمیمہ اسلم، ایم پی اے کے خاوند
کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر جناب امجد علی جاوید صاحب کی والدہ ماجدہ بھی کچھ روز
پہلے وفات پا گئی تھیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی؟

میاں محمد رفیق: امجد علی جاوید صاحب ہمارے اس ایوان کے معزز ایم پی اے ہیں ان کی والدہ ماجدہ بھی
چند روز پہلے فوت ہو چکی ہیں لہذا ان کے لئے بھی دعا کرائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ پہلے ہی بتا دیتے تو اکٹھے ہی دعا ہو جاتی۔ ان کے لئے بھی دعا
کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب امجد علی جاوید، ایم پی اے کی والدہ ماجدہ
کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور منصوبہ بندی و ترقیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور منصوبہ بندی و ترقیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 436 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 437 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 875 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1026 ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1027 بھی ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2627 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2190 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے لیکن ان کی مصروفیت کی وجہ سے request آئی ہے لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 674 ڈاکٹر مراد اس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1028 ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1913 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور: چولستان میں پانی کی فراہمی کی تفصیلات

*1913: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چولستان ضلع بہاولپور میں پانی کی فراہمی کے لئے گزشتہ پانچ سال میں کون کون سے میگا پراجیکٹ کب شروع کئے گئے، ان کا تخمینہ لاگت کتنا ہے؟

- (ب) ان میں سے کون کون سے پراجیکٹ کن مرحلہ میں ہیں یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے؟
- (ج) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مذکورہ علاقہ میں واٹر سپلائی کے کون کون سے نئے منصوبے منظور کئے گئے، ان منصوبوں سے چولستان کے کتنے لوگوں کو پینے کا پانی فراہم کیا جائے گا؟
- (د) چولستان بہاولپور میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو پینے کے پانی سے محروم ہیں؟
- پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):
- (الف) چولستان بہاولپور علاقے کی مخصوص جغرافیائی حالت اور وہاں کی خصوصی آب و ہوا کی وجہ سے زیادہ تر آبادی چھوٹی چھوٹی بستیوں میں آباد ہے۔ جہاں پر چھوٹے منصوبہ جات زیادہ کامیاب ہیں لہذا پچھلے پانچ سالوں میں چولستان ضلع بہاولپور میں پانی کی فراہمی کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ شروع نہ کیا گیا ہے۔
- (ب) کوئی پراجیکٹ جاری نہ ہے۔
- (ج) پچھلے پانچ سالوں میں چولستان ضلع بہاولپور میں چکوک کو پینے کا پانی سپلائی کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پانچ سکیمیں شروع کی گئی ہیں:-

(i) 73/DB	(ii) 144/DB
(iii) 145/DB	(iv) 147/DB
(v) Basti latif abad jagan pir	

ان پانچ منصوبوں کی منظور شدہ لاگت 43.57 ملین روپے ہے۔ ان منصوبہ جات پر 29.991 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور ان سکیموں سے تقریباً 7100 لوگ مستفید ہوں گے۔

(د) چولستان میں اب تک کثیر تعداد میں لوگ صاف پانی پینے سے محروم ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں اپنے معزز بھائی سے پوچھنا چاہوں گی کہ چولستان ضلع بہاولپور میں پانی کی فراہمی کے لئے گزشتہ پانچ سال میں کون کون سے میگا پراجیکٹ کب شروع کئے گئے، ان کا تخمینہ لاگت کتنا ہے اور اسی سوال کا جز (د) ہے کہ چولستان بہاولپور میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو پینے کے پانی سے محروم ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! محترمہ نے کیا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے ضمنی سوال کیا ہے۔ محترمہ! آپ ذرا آرام آرام سے repeat کر دیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ چولستان ضلع بہاولپور میں پانی کی فراہمی کے لئے گزشتہ پانچ سال میں کون کون سے میگا پراجیکٹ کب شروع کئے گئے، ان کا تخمینہ لاگت کتنا ہے اور اسی سوال کا جز (د) ہے کہ چولستان بہاولپور میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو پینے کے پانی سے محروم ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا جواب تو موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال تو نہ ہوا۔ کیا میں جواب پڑھ کر سناؤں؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! نہیں، جواب کو پڑھا ہوا ہی تصور کیا جائے مگر میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کیا ان سے ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہ رہی تھی کہ چولستان بہاولپور میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو پینے کے پانی سے محروم ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ تو دوسرا سوال بنتا ہے اور ہمارے متعلقہ نہیں ہے۔ یہ آبادی کے حساب سے کہہ رہی ہیں تو پھر دوبارہ یہ question put کر دیں تو ہم صحیح figure ان کو بتادیں گے کیونکہ اس سوال کا یہ حصہ نہیں تھا جبکہ انہوں نے میگا پراجیکٹ کے حوالے سے پوچھا تھا۔ باقی صاف پانی سے obviously کافی لوگ ابھی تک محروم ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس قسم کا آپ کا کوئی plan ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیاں): جناب سپیکر! اس حوالے سے کافی سارے plans وزیر اعلیٰ صاحب کے under study ہیں اور اس سال انشاء اللہ یہ شروع کئے جا رہے ہیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! ہمارا بھی وہاں پر آنا جانا رہتا ہے تو ہمیں وہاں پر شکایات ہی ملی ہیں جیسے آپ نے کہا ہے کہ چھوٹے چھوٹے پروگرام دے کر وہاں پر پانی کی فراہمی دی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیاں): جناب سپیکر! وہاں ایک میگا پراجیکٹ ہے اور دوسرے چھوٹے پراجیکٹ ہیں۔ وہاں چونکہ scattered آبادی ہے جبکہ میگا پراجیکٹ بڑی آبادی کے لئے ہوتا ہے اس لئے وہ وہاں شروع نہیں ہو سکتا۔ باقی چھوٹے چھوٹے پراجیکٹس جو وزیر اعلیٰ صاحب نے منظور کئے تھے وہ کھلے ہوئے ہیں اور وہ کافی huge amounts کے پراجیکٹس ہیں۔ جواب میں دیکھیں کہ 43.57 ملین کے یہ پراجیکٹس ہیں جن سے صرف سات ہزار لوگوں کو benefit مل رہا ہے لیکن اس دفعہ خصوصی سکیمیں پانچ چھ ہیں جو under study ہیں اور اس دفعہ یہ کام شروع ہو رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب اس میں خصوصی دلچسپی لے کر یہ کام شروع کروا رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ چولستان میں چھوٹے منصوبہ جات زیادہ کامیاب ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ چھوٹے منصوبہ جات کتنے لگائے گئے ہیں، کتنا بجٹ ہے اور چھوٹی چھوٹی scattered آبادیاں کتنی مستفید ہو رہی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! یہ سکیمیں انہوں نے لکھی ہوئی ہیں آپ پڑھ لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے یہ دیکھی ہیں لیکن اس میں انہوں نے to the point جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہاں scattered آبادی ہے تو بتائیں کہ scattered population کتنی مستفید ہو رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیاں): جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں چولستان ضلع بہاولپور میں چکوک کو پینے کے پانی کی

سپلائی کے لئے مندرجہ ذیل پانچ سکیمیں شروع کی گئی ہیں۔ پہلا چک 73/DB ہے، دوسرا 144/DB ہے، تیسرا 145/DB، چوتھا 147/DB ہے اور پانچواں بستی لطیف آباد جگن پیر ہے۔ یہ پانچ سکیمیں منظور ہوئی ہیں جن کی لاگت 43.57 ملین تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس سے کتنے لوگ مستفید ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ جواب میں لکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اس جواب کے اندر اس کی تفصیل ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: ایم پی اے صاحب! میں سوال کر رہی ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ مجھ سے مخاطب ہوں اور ادھر بات کریں۔ اس سے 7100 لوگ مستفید ہوئے ہیں۔ آپ اس کو مکمل پڑھ تو لیں ناں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 1037 جناب آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2022 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: صحت کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2022: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران بہاولپور شہر کے لئے صحت کے کتنے منصوبہ جات کی منظوری دی؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبہ جات ایسے ہیں جو تاحال مکمل نہیں ہو سکے یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

(ج) ان منصوبہ جات کا تخمینہ لاگت کیا تھا؟

(د) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا تھیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات کی تکمیل میں تاخیر کے باعث کروڑوں / اربوں روپے کا ضیاع ہو رہا ہے اس کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں میں جن منصوبوں کی منظوری دی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) تمام جاری منصوبہ جات اپنی مقررہ مدت میں مکمل ہو جائیں گے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم مندرجہ بالا منصوبہ جات سیریل نمبر 2 اور 5 کی pending liabilities کو اس مالی سال کے دوران ادا کرنے کے لئے مطلوبہ فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام منصوبہ جات اپنی مقررہ مدت میں مکمل ہو جائیں گے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) فنڈز کی مرحلہ وار دستیابی سے تمام منصوبہ جات اپنی مقررہ مدت میں مکمل کر لئے جائیں گے لہذا تاخیر کے باعث کروڑوں روپے کے نقصان کا احتمال نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں کہہ رہے ہیں کہ تمام مشینری جنوری میں مکمل ہو جائے گی لیکن اب فروری شروع ہو گیا ہے تو بتایا جائے کہ اب اس کا کیا

status ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! انہیں جنوری میں ہم نے فنڈز ریلیز کرنے تھے جو کہ کر دیئے گئے ہیں۔ دو سکیموں کے فنڈز ابھی رہتے تھے جو کہ اب total release ہو گئے ہیں اور اب وہ چلے گئے ہیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ جنوری میں تمام مشینری مکمل ہو جائے گی تو اب فروری ہے لیکن ابھی تک کچھ نہیں ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ سکیم کیوں مکمل نہیں ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ سکیمیں مکمل ہو گئی ہیں اور جواب دیا گیا ہے کہ تمام سکیمیں مقررہ مدت میں مکمل ہو جائیں گی اور تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! تمام مشینری جنوری میں مکمل کر دی جائے گی لیکن وہاں پر ایسا کچھ نہیں ہوا اور اب فروری بھی شروع ہو چکا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہاں پر مشینری کا تو کوئی ذکر نہیں ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اسے پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! محترمہ! جو پوچھ رہی ہیں اس کا جواب آیا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے پاس تمام تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میرے پاس تفصیل ہے اور اگر آپ کہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ یہ تفصیل پڑھنے کی بجائے محترمہ کو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! محترمہ کو اگر تفصیل چاہئے تو یہ جواب ایوان کی میز پر رکھا ہوا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میرے پاس یہ تفصیل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کو تفصیل ابھی دے دی جاتی ہے۔ اگلا سوال شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1042 ہے، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے شیخ علاؤالدین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)
جناب قائم مقام سپیکر: جی، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: روٹ پر مٹ جاری کرنے اور آمدنی کی تفصیلات

*1042: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں 2012-13 میں کتنے روٹ پر مٹ جاری کئے اور ان سے کتنی آمدنی ہوئی، آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں محکمہ نے ضلع قصور میں عوام کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کتنا فنڈز رکھا اور کیا کیا سہولیات مہیا کی گئیں، آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) ضلع قصور میں سال 2012-13 میں کل 1209 روٹ پر مٹ جاری ہوئے اور مذکورہ عرصہ میں روٹ پر مٹ کی مد میں مبلغ -/23,71,700 روپے آمدنی ہوئی۔

(ب) گورنمنٹ کی جانب سے محکمہ کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا جاتا البتہ عوام کو مختلف سہولیات مہیا کرنے کے لئے ضلع ہذا میں (سی) کلاس اور (ڈی) کلاس ویگن سٹینڈ مہیا کئے گئے ہیں جن پر مسافروں کو بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر، اچھے صاف ستھرے ٹائلٹ اور بیٹھنے کے لئے خواتین و حضرات کے لئے الگ الگ ویٹنگ روم بنائے گئے ہیں نیز ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حکومت کی ہدایات کے مطابق سپرے کروائے گئے اور حفاظتی تدابیر کا شعور اُجاگر کرنے کے لئے بیئرز فلیکس وغیرہ آویزاں کروائے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں ہے کہ مذکورہ عرصہ میں محکمہ نے ضلع قصور میں عوام کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا اور جو اب ہے کہ

گورنمنٹ کی جانب سے محکمہ کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا جاتا البتہ عوام کو مختلف سہولیات مہیا کرنے کے لئے ضلع ہذا میں (سی) کلاس اور (ڈی) کلاس ویگن سٹینڈ مہیا کئے گئے ہیں جن پر مسافروں کو بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر، اچھے صاف ستھرے ٹائلٹ اور بیٹھنے کے لئے خواتین و حضرات کے لئے الگ الگ ویٹنگ روم بنائے گئے ہیں نیز ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حکومت کی ہدایات کے مطابق سپرے کروائے گئے اور حفاظتی تدابیر کا شعور اجاگر کرنے کے لئے بیسز فلکس وغیرہ آویزاں کروائے گئے۔ آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میری یہ request ہے کہ ضلع قصور کے کسی بس سٹینڈ پر on a single bus stand کسی ایک جگہ پر ان ساری سہولیات میں سے کوئی ایک بھی میسر ہو، ایک خطیر لاگت کے ساتھ وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے مطابق ایک جدید بس سٹینڈ بنایا گیا جو زبوں حالی کا شکار ہے اور اس کے ارد گرد اتنے زیادہ بد شکل کھوکھے جو کہ ایک اچھی خاصی بلڈنگ کے سٹرکچر کو ایک کھنڈر کا نمونہ بنا کر پیش کر رہے ہیں، کروڑوں روپے کی لاگت سے وہ بس سٹینڈ بنایا گیا اور اس کے باہر قبضہ گروپ کو اس طرح سے اجازت دی گئی کہ اس پوری سکیم کی افادیت ہی فوت ہو کر رہ گئی۔ اب ٹرانسپورٹ کے پاس تو فنڈز ہیں نہیں، وہ عوام کی سہولیات کے لئے کچھ دیتا نہیں اور ہم پبلک ٹرانسپورٹ کی بات کر رہے ہیں جس پر لاکھوں کی تعداد میں عوام سفر کرتے ہیں لیکن پانی، ٹائلٹ اور کوئی ایسی چیز۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان سے متعلق کیا ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے کہ یہ misstatement ہے اور ہم یہ روز کہہ رہے ہیں اور میں اسی بات پر کھڑا ہوا ہوں کہ جب اسمبلی کے floor پر ایک جواب آئے گا تو میں اس پر یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ جواب غلط ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے یہ چیزیں جو لکھ کر دی ہیں وہ نہیں بنائی گئیں؟

ملک محمد احمد خان: جی، بالکل نہیں بنائی گئیں۔ بالکل نہیں بنائی گئیں not a single sir

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرے بھائی نے بات کی ہے کہ جتنے بھی بس سٹینڈ ہیں وہاں پر یہ سہولیات موجود نہیں ہیں۔ سب سے پہلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جز (ب) میں ہے کہ مذکورہ عرصہ میں محکمہ نے ضلع قصور میں عوام

کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کتنا فنڈ رکھا اور کیا سہولتیں مہیا کی گئی ہیں؟ جس کے جواب میں تحریر ہے کہ حکومت پنجاب نے اس کے لئے فنڈ رکھا اور نہ ہی رکھا جاتا ہے۔ پچھلے اجلاس میں، میرے بھائی میاں طارق محمود صاحب جن کا تعلق ڈنگہ سے ہے، انہوں نے بھی یہی سوال کیا تھا اور میں نے اس وقت کہا تھا کہ میں ان کے ساتھ چلتا ہوں، سیکرٹری ٹرانسپورٹ بھی چلیں گے اور وہاں پر موقع پیک کریں گے۔ ہم وہاں پر گئے تو ضلعی حکومت کے ڈی سی او موجود تھے اور وہاں اڈوں کو own کرنے والے ایڈمنسٹریٹر کے علاوہ میں بھی موجود تھا۔ میں نے اس دن اس ایوان میں اقرار کیا کہ انہوں نے جو بات کی ہے وہ درست تھی۔ ہم وہاں پر گئے اور وہاں پر ایکشن بھی لیا، چار اڈوں کو seal کیا اور ہم نے ایک کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کروائی۔ اس کے بعد ہم نے ڈی سی او صاحب کو تبدیل کر دیا کیونکہ وہ وہاں کے چیئرمین ہیں اور ان اڈوں کو own کرتے ہیں تو انہیں کہا تھا کہ جب تک یہ معاملہ درست نہ ہو جائے آپ ان اڈوں کو اس وقت تک نہ کھولیں۔ طارق محمود صاحب یہاں پر موجود ہیں اور اس دن سے لے کر آج کے دن تک روزانہ کی بنیاد پر تمام اڈوں کو چیک کیا جاتا ہے، تمام کو لیٹرز جاری کئے گئے ہیں اور اس حوالے سے تمام ریکارڈ موجود ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی نے اگر یہ بات کی ہے تو میں ان کے ساتھ بھی جانے کو تیار ہوں۔ وہاں پر سیکرٹری آر ٹی اے موجود ہیں، وہاں پر ڈی سی او صاحب موجود ہیں جن کی طرف سے ہمیں روزانہ لیٹرز موصول بھی ہو رہے ہیں اور ہم انہیں لیٹرز بھیج بھی رہے ہیں۔ اگر ایسا کوئی معاملہ ہے اور ان کے خلاف اگر کوئی غلطی آئی ہے تو انشاء اللہ اس کے خلاف بھی ایکشن ہوگا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس میں میرا ایک ضمنی سوال یہ بھی ہوگا کہ اس حد تک درست ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری initiative لیں اور یہ محکمہ کو اسمبلی کے floor سے ایک instruction جاری کریں اور جن سہولیات کا ذکر اس جواب کے اندر کیا گیا ہے، ان کو وہاں پر فراہم کریں تو یہ ٹھیک ہو گیا لیکن اسی چیز کا ایک اور پہلو ہے جس پر میں جناب کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں، بارہا کرواتے رہیں گے اور تب تک کرواتے رہیں گے جب تک ہمارا Parliamentary oversight کا mandate ہم اپنے ضمیر کے مطابق نہیں سمجھیں گے کہ احسن طریقے سے ادا کر رہے ہیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جب یہ سوال دیا گیا تو اس اسمبلی کے floor کو اس طرح سے بے وقعت سمجھا گیا کہ اگر جواب غلط بھی دے دیا تو کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ on record اس بات کو کہ یہ جن سہولیات کی فراہمی کا ذکر کر رہے ہیں، جس تاریخ کو as of today کی تاریخ میں یہ جواب دیا گیا، آج یہ

سہولیات وہاں پر نہیں ہیں۔ میں prospective کی بات نہیں کر رہا کہ کل پارلیمانی سیکرٹری کے initiative پر کیا ہوگا؟ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ کل آپ کے ساتھ سوال و جواب میں اپوزیشن نے mandate لیا ہے، میں تو حکومتی بچوں کا ممبر ہوں نا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ منسٹرز کو ہونا چاہئے، وہ کیوں نہیں آرہے ہیں؟

Why they are not taking part in the parliamentary oversight concept...

جناب قائم مقام سپیکر: احمد خان صاحب! میری بات سن لیں۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! دیکھیں! میری بات سنیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! دیکھیں میرے پاس یہ سوالات ہیں اور ممبران بیٹھے ہیں تو میں انہیں کیا جواب دوں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر گفتن، نشست اور برخاستن ہونی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے موقف پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے گارنٹی دی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری ایک تھوڑی سی گزارش سن لیں کہ سپیکر کا جو منصب ہے، ہم آپ کے بچوں کی طرح آپ کے سامنے کھڑے ہیں اور آپ کا حق ہے کہ میری بات کو اتنی تسلی سے سنیں کہ جیسے ایک patient listener سنتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: احمد خان صاحب! اسی بات کا میں جواب دینے لگا ہوں۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش تو سنیں اور میں قطعاً کوئی ایسی بات نہیں کروں گا جس سے اس ایوان کے rules سے کوئی بات violate ہو، خدا نخواستہ آپ کا decorum کسی حال میں متصادم ہو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ یہ جواب درست نہیں ہے۔ اس جواب کے درست نہ آنے پر باز پرس کرنے کا اختیار آپ کے پاس ہے تو kindly کوئی ایسا حکم فرمائیں کہ اسی جواب کو بنیاد، یہ تو بڑا چھوٹا سا مسئلہ ہے اور بڑے serious matters پر بھی غلط جواب آتے ہیں۔
شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میں اسی بات پر آ رہا تھا کہ انہوں نے آپ کے ساتھ چل کر جانے کی commitment کی ہے اور کسی دن آپ ان کے ساتھ پروگرام بنالیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! متعلقہ محکمہ کے ذمہ دار افسران ان کے ساتھ جائیں گے۔ یہ جواب جو دیا گیا ہے اگر تو یہ غلط دیا گیا ہے تو آپ آکر مجھے on the floor of the House بتائیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں انہیں کہوں گا کہ جو غلط جواب دیا گیا ہے اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کریں۔ یہ آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں تو آپ ان کے ساتھ جائیں اور جا کر دکھائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ملک محمد احمد خان کے ساتھ جائیں اور وزٹ کریں اور اگر یہ جواب غلط ہے تو آپ کارروائی کر کے اس ایوان میں بتائیں گے کہ یہ غلط جواب کیوں دیا گیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: بات ہو گئی ہے تو میرا خیال ہے کہ اب آگے چلیں اور اگلا سوال آپ ہی کا ہے۔ سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں بڑی humbly request کروں گا کہ کل اپوزیشن کی طرف سے جو باتیں یہاں ہوئی ہیں اور حکومتی بچوں کی جانب سے اور آج میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک منسٹر بھی موجود نہیں ہے آپ نے کل یہاں ensure کروایا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں نے کہا تھا جس محکمہ کے متعلق سوال جواب ہوں گے میں نے ان کو ensure کروانا ہے۔۔۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں جب ہم نے واک آؤٹ کیا تھا تو راجہ اشفاق سرور صاحب نے ہمیں ensure کروایا تھا اور ہمیں واپس لے کر آئے تھے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی راجہ اشفاق سرور صاحب آجاتے ہیں وہ آپ کی بات کا جواب دیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہ کتنے بجے آئیں گے 10:00 بجے اجلاس شروع ہوا ہے آپ مہربانی فرما کر اس پر رولنگ دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں کسی کو زبردستی ایوان میں لاسکتا ہوں اور نہ میں سردار شہاب الدین کو زبردستی لاسکتا ہوں، متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان موجود ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ رولنگ تو دے سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں وہ آپ کی بات سن رہے ہیں اور جواب بھی دے رہے ہیں اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو آپ مجھے بتائیں ان سے ہم اس بات کا جواب لیں گے۔ اگلا سوال آپ کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے سوال پڑھ لیا ہے ابھی ملک احمد خان صاحب بات کر رہے تھے وہ بھی مطمئن نہیں ہیں اپنے سوال کا جواب میں نے پڑھ لیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک احمد خان صاحب کو ہم نے surety دی ہے۔ سردار صاحب آپ کا سوال ہے سوال تو کر لیں سوال کا نمبر بول دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2720 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اپوزیشن ایم پی ایز کو ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات

*2720: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایم ایل (این) کے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو دو کروڑ ٹی ایم این اے اور ایم پی اے سے منصوبے مانگے گئے ہیں مگر اپوزیشن کے ایم پی ایز کو نظر انداز کر دیا گیا ہے؟
- (ب) کیا حکومت اپوزیشن کے ایم پی ایز کو بھی ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قصور لنگر ٹیال):

- (الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی جانب سے رواں مالی سال کے دوران پی ایم ایل (این) کے ایم این ایز اور ایم پی ایز سے دو کروڑ ٹی ایم این اے اور ایم پی اے کے منصوبے مانگے گئے ہیں۔

- (ب) چونکہ مذکورہ بالا جز میں واضح کر دیا گیا ہے کہ محکمہ پی اینڈ ڈی کی جانب سے ممبران قومی اسمبلی و صوبائی اسمبلی سے دو کروڑ روپے فی ایم این اے اور ایم پی اے کے منصوبے نہ تو مانگے گئے ہیں اور نہ ہی مانگنے کا ارادہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیات کی جانب سے رواں مالی سال کے دوران پی ایم ایل (این) کے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو پی ایم این اے اور ایم پی اے دو کروڑ روپے کے منصوبے مانگے گئے ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ معزز قائد ایوان نے ہمارے ساتھ ایک meeting conduct کی راناثناء اللہ خان اُس وقت لاء منسٹر تھے اُس meeting میں ایک کمیٹی بنائی گئی کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا کہ جو اپوزیشن کے ممبران ہیں اُن کو بھی پی ایم ایل (این) کے برابر فنڈز دیئے جائیں گے کیونکہ ہم لوگ باہر سے نہیں آئے ہمیں بھی لوگوں نے منتخب کیا ہے اور ہمارے حلقوں کو پونے دو سال سے neglect کیا جا رہا ہے اگر یہ جواب انہوں نے ٹھیک دیا ہے تو پھر میں یہ سوچوں آپ کی وساطت سے اگر یہاں کوئی سینئر منسٹر بیٹھا ہوتا تو وہ جواب دیتا کہ اگر قائد ایوان اپنی commitment کو own نہیں کر سکتے وہ ایوان میں آتے ہیں اور نہ ہی آپ کے سینئر منسٹر صاحبان تو میں کیا سمجھوں کیونکہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اپوزیشن کو ایسے دیوار سے مت لگائیں موجودہ حالات میں تمام اپوزیشن نے آپ کو mandate دیا ہے وہ terrorism کے حوالے سے ہو یا جس بھی حوالے سے پاکستان پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی، پی ایم ایل (کیو) ہو، جماعت اسلامی تمام نے آپ کو mandate دیا ہے لیکن وہی بات میں دہرانا نہیں چاہتا اعترافاً حسن صاحب نے سینٹ میں صحیح کہا تھا کہ آپ لوگوں کو اگر یہ خیال نہیں ہے کہ آپ اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں، اُن کے حلقوں کے جو بنیادی مسائل ہیں وہ اگر حل نہ کریں تو جناب سپیکر! یہ آپ پر ذمہ داری بنتی ہے کہ رولنگ پارٹی اگر ایسے کرے گی ہم لوگ تو ان کے ساتھ ہیں لیکن اُن کا سلوک اپوزیشن کے ساتھ اچھا نہیں ہے میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس سوال کا کیا کریں، آپ مطمئن ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کیسے مطمئن ہوں یہ کوئی جواب تو دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ یہ بات ensure کروا سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے کہا ہے کہ آپ اس پر ضمنی سوال کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کیا ہے اب آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھیں کہ کتنی کتنی اور کون کون سی سکیمیں مانگی ہیں ذرا اس کی detail دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے کوئی سکیمیں مانگی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! نہیں، ہم نے تو بڑا clear cut جواب دیا ہے جو سردار صاحب کو موصول بھی ہو گیا ہے، اس حوالے سے جو بھی ڈویلپمنٹ سکیم پر کام ہو رہا ہے اور ایک لیٹر بھی جاری ہوا تھا اور وہ سب سوشل ڈویلپمنٹ پروگرام یا جو بھی پروگرام ہے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کر رہی ہے یا ادارے خود کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں سردار صاحب اس بارے میں سب کچھ جانتے ہیں ویسے ہی یہ سوال سے ہٹ کر اپنا کوئی موقف پیش کرنا چاہتے ہیں تو یہ ان کی اپنی مرضی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز سیکرٹری صاحب میرے بڑے محترم ہیں، میرے چھوٹے بھائی بھی ہیں، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان کے حلقے میں اس پونے دو سال کے عرصے میں کوئی فنڈ وہاں نہیں گیا تو یہ مجھے بتادیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! یہ میں کوئی فنڈ نہیں لگا؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کی بات کروں گا کہ وہاں آج تک ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ جو سوال سردار صاحب نے put کیا ہے ان کے حلقے میں بھی ضرور کام ہو رہے ہوں گے، یہ میرے بڑے بھائی ہیں اگر یہ اُس حوالے سے سوال کرنا چاہتے ہیں تو یہ نیا سوال دے دیں میں ان کو figures دے دوں گا کہ ان کے حلقے میں کتنے کام ہوئے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ کسی ایک سکیم کا چاہے وہ ESR, HSR ہو، road sector ہو میرے حلقے میں sugarcane grower % 90 کاشت ہوتا ہے ہم sugarcane grower ہیں ہم tax pay کرتے ہیں وہاں ہماری سڑکوں کی حالت دیکھ لیں، پچھلے اجلاس میں بھی میرے

سوال پر آپ کی گورنمنٹ نے funds release کئے ہیں لیکن schemes کے لئے ہیں جہاں sugarcane کاشت نہیں ہوتا ہے۔ اتنی زیادتی۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں سردار صاحب سے کہوں گا کہ وہ ایک سکیم identify کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میرا پچھلے دنوں flood کے سلسلے میں آپ کے علاقے میں کوئی انگورہ گوٹ فارم ہے وہاں پر جانا ہوا ماشاء اللہ وہاں سڑکیں تو بہترین بنی ہوئی ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہ desert ہے، میں کچے کی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: Desert میں بھی زبردست سڑک بنی ہوئی ہے یقین کریں میں تو حیران رہ گیا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا حلقہ دریائے سندھ کے قریب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں تو ویسے ہی بتا رہا ہوں کہ لیتھ میں مجھے کافی ڈویلپمنٹ نظر آئی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہ اور بات ہے میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس tenure میں سردار صاحب کے حلقے میں جتنی بھی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے انشاء اللہ جب اگلی دفعہ ہمارے محکمہ کے سوالات کا دن ہو گا تو ہم اس کی تفصیل ان کو ضرور دے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تفصیل لے کر ایوان کو بتائیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہی بات آگئی یہ ایک سکیم بھی develop نہیں کر سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس کی detail ان کے پاس اس وقت نہیں ہے۔ جتنی بھی ڈویلپمنٹ لیتھ میں ہوئی ہے یا سردار صاحب کے حلقے میں ہوئی ہے اس کی پوری detail پارلیمانی سیکرٹری صاحب ایوان میں دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان کے ڈویژن میں اور لائن میں سب سے زیادہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے کیوں کہ ہمارا ڈویژن ایک ہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بات یہ ہے کہ جب آپ کا next question day ہوگا تو لائن میں اور سردار صاحب کے حلقہ میں پچھلے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں کتنی ڈویلپمنٹ سکیمیں دی گئی ہیں اور کتنا فنڈ دیا گیا ہے اس کی detail آپ لے کر آئیں۔ سردار صاحب اس کی detail آجائے گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جز (ب) میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے چونکہ مذکورہ بالا جز میں واضح کر دیا گیا ہے کہ محکمہ پی اینڈ ڈی کی جانب سے ممبران قومی اسمبلی و صوبائی اسمبلی سے دو کروڑ روپے کے منصوبے نہ تو مانگے گئے اور نہ ہی مانگنے کا ارادہ ہے یہ جھوٹ پر جھوٹ ہے ابھی آپ ہی نے کہا ہے کہ لائن میں انگورہ گوٹ فارم کے visit کی بات کی ہے وہاں کام ہوا ہے اور یہاں کہہ رہے ہیں کہ سکیمیں مانگی گئی ہیں اور نہ مانگنے کا ارادہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! سکیمیں ایم پی ایز سے تو نہیں مانگی گئیں لیکن ویسے ظاہر ہے ڈسٹرکٹ میں فنڈز بھی ہوتے ہیں اور ڈسٹرکٹ میں کام بھی ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس حوالے سے ہمارے محکمہ کا clear cut letter ہے، سردار صاحب کو میں کاپی provide کر دیتا ہوں، یہ ایک special letter ہے کہ تمام وہ فنڈز جو محکمہ پی اینڈ ڈی جاری کرتا ہے وہ کمشنر اور ڈی سی اوز کی disposal پر جاتے ہیں نہ کہ ایم پی اے، ایم این اے کی constituency پر divide کر کے بھیجے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! wait کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر یہ کہیں گے تو میں ان کو کاپی دے دوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش سنیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پورے پنجاب میں اس ایوان سے معتبر کوئی اور نہیں ہے اگر یہاں on the floor of the House بھی جھوٹ بولا جائے تو پھر میں اللہ ہی حافظ کموں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 1425 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شمالی لاہور کی آبادی کے تناسب سے ٹرانسپورٹ کی فراہمی کی تفصیلات
*1425: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ شمالی لاہور میں آبادی کے لحاظ سے چلنے والی بسیں اور ویگنیں انتہائی کم ہیں؟

(ب) کیا حکومت شمالی لاہور میں آبادی کے لحاظ سے بسوں اور ویگنوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) شمالی لاہور کے لئے لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی مختلف ویگن اور بس روٹس چلا رہی ہے اور مزید روٹس پر عوام الناس کو سفری سہولیات دینے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(ب) شمالی لاہور کی طرف جانے والے تمام ویگن اور بس کے روٹس پر لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی عوام الناس کو سفری سہولیات دینے کے لئے اقدامات کر رہی ہے اور مزید سروے کروائے جا رہے ہیں تاکہ پبلک ٹرانسپورٹ کی مطلوبہ تعداد متعین کر کے چلائی جاسکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 2013 میں کرایا اور اس کا جواب 2014 میں آیا کہ ہم اقدامات کریں گے لیکن آج چونکہ 2015 چل رہا ہے اس لئے مجھے صرف اتنی سی بات بتا دیں کہ شمالی لاہور میں بادامی باغ کو لے لیں، مصری شاہ کو لے لیں، کاجھو پورہ کو لے لیں، وسن پورہ کو لے لیں وہاں کتنی LTC کی بسیں یا ویگنیں چل رہی ہیں اور انہوں نے وہاں کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میری بہن نے پہلے یہ بات کی ہے کہ میں نے سوال 2013 میں کیا اور آج ہمیں اس کا جواب مل رہا ہے۔ جب اس کی باری اجلاس میں آئے گی پھر ہی یہ آئے گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! 2006 کے سروے کے مطابق پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے مختص کردہ 53 روٹوں پر 1370 بسوں میں سے شمالی لاہور کے لئے 11 روٹوں پر 116 بسیں مختص کی گئی تھیں۔ حالیہ دنوں میں پانچ روٹوں پر 63 بسیں اور دس سے پندرہ منی بسیں مزد اچل رہی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے لئے بسیں آرہی ہیں اور اخبار میں اشتہار بھی چلا گیا ہے جیسے ہی بسیں آتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کو مل جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ماشاء اللہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے پھر اس کو "انشاء اللہ" پر ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کر ہی دے گا لیکن آپ کے اقدامات کیا ہیں وہ ایوان کو بتائیں؟ اس سوال کو کئے ہوئے بھی دو سال ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ بات مفروضے پر قائم نہیں ہے میرے پاس یہ اشتہار موجود ہے جو اخبار میں آچکا ہے اس اشتہار کی کاپی محترمہ مجھ سے لے سکتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ اخبار کا اشتہار ان کے پاس ہے یہ آپ کے لئے good news ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اسی سے related ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جی ہاں!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چائنا کی 700 بسیں آئی ہوئی ہیں وہ اس وقت کس روٹ پر چل رہی ہیں، کیا وہ dump ہو گئی ہیں اور اگر dump ہو گئی ہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے، یہ نیا سوال دے دیں میں انشاء اللہ اس کی رپورٹ دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! اس وقت ان کے پاس اس کی detail نہیں ہے کیونکہ اس سوال میں بھی نہیں پوچھا گیا تھا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو پتا تھا کہ یہ سوال آیا ہے اور یہ لاہور کی آبادی سے متعلقہ ہے اور وہ 700 بسیں لاہور میں ہی چلانی تھیں تو ان کو پتا ہونا چاہئے تھا کہ بسوں کی کیا تعداد ہے اور اس میں گورنمنٹ کی کیا کیا پالیسی ہے؟ اس کا مطلب

ہے کہ میرے محترم بھائی تیار ہو کر نہیں آئے وہ ایسے ہی آگئے ہیں This is no way

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، سندھو صاحب! ایسی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ 700 بسیں 350 بسیں آئی تھیں جن میں سے 280 بسیں لاہور میں چل رہی ہیں اور باقی تمام بسوں کو کچھ بڑے اضلاع میں تقسیم کر دیا گیا وہاں پر چل رہی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! انہوں نے detail جواب دے دیا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جی، شکریہ

باوا اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

باوا اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے on the floor of the House یہ کہا کہ

116 بسیں شمالی لاہور میں چل رہی ہیں اور منی بسیں اس کے علاوہ ہیں۔ میں چونکہ شمالی لاہور کا باسی

ہوں اگر یہ 50 بسیں بھی وہاں identify کر دیں تو میں اس ایوان کو جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں دوبارہ پڑھتا ہوں اگر یہ غور سے سنیں گے تو ان کو بات کی سمجھ آ جائے گی۔ 2006 کے سروے کے مطابق پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے مختص کردہ 53 روٹوں پر 1370 بسوں میں سے شمالی لاہور کے لئے 11 روٹوں پر 116 بسیں مختص کی گئی تھیں۔ حالیہ دنوں میں پانچ روٹوں پر 63 بسیں اور 10 سے 15 منی بسیں مزدا چل رہی ہیں۔

باوا اختر علی: جناب سپیکر! میں صرف یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ 2006 اور 2015 میں بہت فرق ہے۔ آج بھی شمالی لاہور کے روٹوں پر 50 بسیں نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ روٹ 20 سے بھی زیادہ ہوں گے اور 50 بسیں بھی وہاں کے لئے مختص نہیں کی گئیں جبکہ وہاں پر لاکھوں کی تعداد میں لوگ رہتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے نئی بسوں کے لئے ٹینڈر بھی دے دیئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ بتایا ہے کہ 350 بسیں چائنا سے آئی تھیں ان میں سے 280 بسیں لاہور میں ہیں اور باقی 70 بسیں چھ بڑے اضلاع میں تقسیم کر دی ہیں۔ بڑے اضلاع میں ساہیوال ڈویژن جس کی آبادی پچاس لاکھ سے زیادہ ہے اگر یہ اس کو شامل کر لیں اور ہمیں ضرورت بھی ہے تو کیا یہ اس پر نظر ثانی کر سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ کا ساہیوال میں بسیں دینے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں نے جو چھ اضلاع کی بات کی ہے اس میں راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد، بہاولپور، گوجرانوالہ وغیرہ آتے ہیں۔ انہوں نے ساہیوال کی بات کی ہے تو جو نئی نئی بسیں آتی ہیں تو انشاء اللہ ان کے لئے بھی رکھ لی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ساہیوال کو بھی اس میں share دیں۔

جناب مظہر عباس راء: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مظہر عباس راء!

جناب مظہر عباس راء: جناب سپیکر! یہاں بسوں کی بات ہو رہی ہے۔ اس میں سے لاہور کو مل گئیں، شمالی لاہور کو مل گئی یہ کس criteria کے تحت تقسیم کی گئی ہیں اس میں جنوبی پنجاب کا کتنا حصہ بنتا تھا اور لاہور کو اس کے حصے سے زیادہ کیوں دی گئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ criteria بتا سکتے ہیں کہ کس criteria کے تحت تقسیم کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اس میں criteria تو نہیں ہے، یہ چھ بڑے اضلاع میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ اب ہم نے نئی بسوں کا اشتہار دیا ہوا ہے اور میرے بھائی جو ابھی شمالی لاہور کے لئے بات کر رہے تھے ان کا جز (ب) بنتا تھا میں ابھی اس کا جواب دے دیتا ہوں انہوں نے پوچھا تو نہیں ہے۔ بسوں کے اشتہار میں موجود ہے کہ چار مزید روٹوں پر شمالی لاہور کے لئے 112 بسیں۔۔۔

جناب مظہر عباس راء: جناب سپیکر! یہ جو بسیں تقسیم کی جا رہی ہیں، کچھ regions کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ مظہر عباس راء صاحب کو detail بتا دینا۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ابھی میرے پاس تفصیل تو نہیں ہے میں confirm کر کے ان کو بتا دوں گا۔

جناب مظہر عباس راء: جناب سپیکر! یہ تقسیم کا criteria بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ کو criteria بتائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3424 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2218 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے وہ request کر کے گئے ہیں کہ میرے سوال کو pending کر دیں تو اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3425 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2292 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3648 ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2293 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3550 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: آئی ٹی کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3550: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں آئی ٹی کے کتنے دفاتر ہیں، ان میں کتنے ملازمین کون کون سے گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ دفاتر ضلع کی عوام کو کس کس شعبے میں کون کون سی سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ہر ضلع کی سطح پر آئی ٹی کے شعبے میں مزید اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قصور لنگڑیاں):

(الف) ضلع ساہیوال میں آئی ٹی کا ایک دفتر ہے جس میں ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں آئی ٹی شعبہ درج ذیل سہولیات عوام کو فراہم کر رہا ہے۔

1- کمپیوٹر انڈر جری و فریڈ (ون ونڈو آپریشن)

2- کمپیوٹر انڈر سٹیرن فیڈ بیک سسٹم (رجسٹری، ڈومیسائل، ہیلتھ سروسز)

3- پرائس کنٹرول سسٹم

4- کمپیوٹر انڈر ڈومیسائل

5- کمپیوٹر انڈر بیلنگ جناح آبادی سکیم

6- کمپیوٹر انڈر گرین ٹریکٹر سکیم

7- کمپیوٹر انڈر وزگار سکیم

8- ویڈیو کانفرنس

(ج) ضلع کے لئے آئی ٹی سکیم پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی طرف سے دی جاتی ہیں۔ آئی ٹی

کے شعبے میں حکومت کی طرف سے مزید اقدامات اور ان کی تکمیل کے حوالے سے مدت

سالانہ ترقیاتی پروگرام 2014-15 میں درج ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال میں انہوں نے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ اس میں جو ملازمین ہیں۔ ان کی تعداد بتائی ہے تو مجھے یہ بتادیں کہ ساہیوال ضلع میں ان کی کیا working ہے، انہوں نے پچھلے یکم جولائی سے آج تک کتنے لوگوں کو computerized registry اور ونڈو آپریشن فراہم کیا ہے اور یہاں اس جگہ پر کتنی سیٹیں خالی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں جتنی بھی facilities ہیں ہم یہ آئی ٹی کے تحت مختلف محکموں کو دے رہے ہیں۔ جس میں computerize registry ہے، فری ونڈو چل رہے ہیں، کمپیوٹرائزڈ سٹیرن فیڈ بیک، جس میں رجسٹری، ڈومیسائل، ہیلتھ سروسز ہیں۔ ہم پرائس کنٹرول سسٹم چلا رہے ہیں جو پورے صوبہ پنجاب میں چل رہا ہے۔ کمپیوٹرائزڈ ڈومیسائل ہے، ہم نے جناح آبادی سکیم کی computerized balloting کی ہے، گرین ٹریکٹر سکیم balloting بھی کمپیوٹرائزڈ ہوئی، ہماری روزگار سکیم کمپیوٹرائزڈ چل رہی ہے اور مختلف ڈیپارٹمنٹس کی جو video conferences چل رہی ہیں یا وزیر اعلیٰ کی video conferences بھی کمپیوٹرائزڈ چل رہی ہیں۔ اب میرے بھائی نے جو سوال کیا ہے کہ اس کی numbering بتائیں تو ان کا یہ نیا سوال بنتا ہے۔ یہ daily basis کے کام ہیں اس لئے یہ proper numbering نہیں کئے جاسکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! ان کے پاس نمبرز تو فی الحال موجود نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر numbering بھی ہے تو یہ وہ جگہ دیں گے جو already کر رہے ہیں۔ جیسے ریونیو ڈیپارٹمنٹ رجسٹری کا کر رہا ہے، نادرا کر رہی ہے یا کانفرنسز ہو رہی ہیں یا دیگر ڈومیسائل بن رہے ہیں وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ دے گی۔ اس میں پی اینڈ ڈی تو ایک محکمہ اس کو facilitate کر رہا تھا۔ دوسرا ان کا ضمنی سوال یہ تھا کہ کتنی سیٹیں خالی ہیں تو وہاں کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔ تمام لوگوں کی properly تفصیل دے دی گئی ہے اور اس کے حوالے سے کام بھی ہو رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ بتایا ہے کہ یہ computerized balloting، جناح آبادی سکیم کی کر رہے ہیں۔ میرے حلقے میں جناح آبادی سکیم

ہے تو پچھلے ایک سال سے میں نے کئی بار اس کے لئے ڈی سی او اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے اس بارے
 تحرک کیا لیکن آج تک میرے حلقے کے لئے کوئی facilitation نہیں ہے، آج تک میرے حلقے میں جناح
 آبادی کے لئے کوئی balloting نہیں ہو سکی اور جو لوگ deserve کرتے ہیں، جن کو لیٹر جاری ہو چکے
 ہیں انہیں کوئی certificate جاری نہیں ہوا تو کیا یہ مجھے بتائیں گے کہ میرے حلقے میں جناح آبادی
 سکیم۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! یہ ان کے متعلقہ تو نہیں بننا، balloting تو دوسرے ڈیپارٹمنٹ
 کا کام ہے، وہاں پر زمین کس نے identify کرنا ہے؟ انہوں نے تو صرف وہاں balloting کرانی ہے۔
 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کے جتنے ملازمین اور انچارج ہیں یہ کتنے عرصے
 سے یہاں پر تعینات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب
 سپیکر! جب سے یہ پروگرام شروع ہوا تھا اس عرصے سے یہ انچارج یہاں تعینات ہیں اور میرے خیال
 میں یہ پروگرام 15-2014 میں شروع ہوا ہے، یہ آئی ٹی کا پروگرام 05-2004 میں شروع ہوا تھا
 اس وقت سے یہ وہاں posted ہیں اور اب تک کام کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑی بد قسمتی کی بات ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب
 خیال کر رہے ہیں کہ 15-2014 میں ہوا ہے اور پھر کہہ رہے ہیں کہ 05-2004 میں ہوا ہے۔ جب
 انہیں یہ ہی نہیں پتا کہ یہ کب سے شروع ہوا ہے اور یہاں پر کون بندہ کتنے عرصے سے کام کر رہا ہے تو پھر
 آپ یہ دیکھ لیں کہ اس محکمے میں ان کی کتنی دلچسپی ہے اور یہ ہمارے لئے کیا facilitate کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ملک
 صاحب ضمنی سوال بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ ان سے بن نہیں رہا۔ الحمد للہ ہمارا proper
 جواب آگیا ہے۔ اس حوالے سے اب یہ فرما رہے ہیں کہ کب سے کام ہو رہا ہے جو ان کے سوال کا حصہ
 نہیں ہے۔ اگر یہ اپنے ضلع میں رہ رہے ہیں تو ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ یہ کام کب سے شروع ہوا ہے
 تو میرے خیال میں ان کو میرے اوپر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ملک صاحب کو detail دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قصور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں detail ان کو دے دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کا جو انہوں نے جواب دیا ہے اور اسے خود ہی assess کیا ہے کہ یہ ٹھیک ہے۔ دیکھیں! یہ assessment تو ہم نے کرنی ہے کہ ہمارے سوال کے مطابق جواب ٹھیک ہے یا نہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کو detail دے دیں۔ اگلا سوال نمبر 2336 محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔ سردار صاحب! سوال نمبر بولے گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3711 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور میں سالانہ ترقیاتی بجٹ میں مختص رقم کے بارے میں رپورٹ

*3711: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 2013-14 کے بجٹ میں ضلع قصور کے لئے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی اور دسمبر 2013 تک کتنی رقم جاری کی گئی؟

(ب) مذکورہ اے ڈی پی کی رقم کون کون سے منصوبوں پر خرچ کی جائے گی، کیا ان میں کوئی میگا پراجیکٹ بھی شامل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قصور لنگڑیال):

(الف) مالی سال 2013-14 کے بجٹ میں ضلع قصور کی 102 سکیموں کے لئے 2- ارب 79 کروڑ

90 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جبکہ دسمبر 2013 تک ایک ارب 54 کروڑ 38 لاکھ

روپے جاری کئے جا چکے ہیں۔ منصوبوں کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میر: پر رکھ دی گئی

ہے۔

(ب) مذکورہ اے ڈی پی میں مختص شدہ رقوم سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، خصوصی تعلیم، کھیل، صحت و خاندانی منصوبہ بندی، فراہمی و نکاسی آب، انہار، سرکاری عمارات، حیوانات، لائوسٹاک، لوکل گورنمنٹ، شہری ترقی اور کم آمدنی مکانات سے متعلقہ سکیموں پر خرچ کی جائیں گی۔ ان سکیموں میں ایک میگا پراجیکٹ "دورویہ سٹرک قصور، دیپالپور کیرنگ وے از کلو میٹر 0.00 تا 101.30 ضلع قصور و اوکاڑہ کی تعمیر" بھی شامل ہے جس کے لئے رواں مالی سال میں 60 کروڑ 50 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس میں سے 40 کروڑ روپے کی رقم اب تک جاری کی جا چکی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک ارب 54 کروڑ 38 لاکھ روپے جو سکیموں کے لئے جاری کئے گئے ہیں تو کیا یہ سکیمیں محکموں نے بنائی ہیں یا وہاں کے representatives نے بنائی ہیں جس کی مد میں یہ پیسے لئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قصور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ سکیمیں ہر جگہ نے بنائی ہیں جس جگہ کی مختص تھیں۔ اگر اس کی تفصیل ان کے پاس نہیں ہے تو میں سردار صاحب کو تفصیل دینے کو تیار ہوں جس میں سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، خصوصی تعلیم، کھیل، صحت و خاندانی منصوبہ بندی، فراہمی نکاس، لوکل گورنمنٹ، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ڈویلپمنٹ پیکج، شاہرات، محکمہ انہار، سرکاری عمارات، شہری ترقی اور جنگلی حیات تقریباً ہر ڈیپارٹمنٹ کی سکیمیں ہیں۔ میرے پاس ان سکیموں کی تفصیل بھی ہے اگر سردار صاحب یہ لینا چاہیں گے تو میں انہیں یہ بھی دینے کو تیار ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے اندر کسی ایچ پی اے نے کوئی سکیم نہیں دی میرا سوال صرف یہ ہے کہ اگر یہ سکیمیں محکموں نے دی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ایچ پی اے نے نہیں دیں تو کیا اس میں ہاں یا ناں میں بتا سکیں گے؟ یعنی یہ سکیمیں صرف محکموں نے دی ہیں اور ایچ پی اے اس میں involve نہیں تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کیا یہ محکموں نے ڈیمانڈ کی تھیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پچھلی بحث بھی اسی پر ہوئی تھی۔ میرا خیال ہے کہ یہ ذرا ٹھیک طرح سے سوچ کر جواب دیں کیونکہ مجھے نے پہلے deny کر دیا ہے کہ ہم نے کچھ نہیں مانگا۔ یہ ذرا clear کر دیں پھر میں آپ سے مزید سوال کرتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! سردار صاحب کیا فرما رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں کہا ہے اور انہوں نے جس کی ساری لسٹ بھی پڑھ کر سنائی ہے کہ متعلقہ محکموں نے یہ سکیمیں تیار کیں اور یہ پیسے لگے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا ان سکیموں میں کسی ضلع یا ضلع قصور کے کسی ایم پی اے کی involvement تھی یا نہیں تھی یا یہ سب کچھ محکموں نے اپنی سوچ اور فہم کے مطابق یہ سکیمیں بنائی ہیں؟ یہ میرا سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں request یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) میں سوال کیا ہے کہ مالی سال 2013-14 کے بجٹ میں ضلع قصور کے لئے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی اور دسمبر 2013 تک کتنی رقم جاری کی گئی؟ ہم نے اس کا جواب ان کو دیا ہے اور اسی سوال کے جز (ب) میں انہوں نے پوچھا ہے کہ مذکورہ اے ڈی پی کی رقم کون کون سے منصوبوں پر خرچ کی جائے گی تو یہ ان کے اپنے سوال میں ہے کہ یہ اے ڈی پی کی رقم خرچ ہوئی تو اس میں ایم پی ایز اور ایم این ایز کا ذکر کہیں نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ محکموں نے خود کچھ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ محکموں نے ہی کیا ہے اور اے ڈی پی مجھے ہی بناتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محکموں نے ہی کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! مذکورہ اے ڈی پی میں رقم سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، خصوصی تعلیم، کھیل، صحت خاندانی منصوبہ بندی، فراہمی نکاس۔۔۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں نے پڑھ لیا کہ محکموں نے کر دیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس میں آپ کا سوال کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ایم پی ایز اور ایم این ایز خود بناتے تو نہیں ہیں، ان کی طرف سے نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ سیکمیں بناتے ہی ٹکے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اگر آپ کے notice میں ایسی کوئی بات ہے تو آپ بھی نشاندہی کر سکتے ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! بات تو آپ کے درمیان میں ہو رہی ہے آپ مجھے موقع دیں تو میں بتاؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے کہہ دیا کہ محکموں نے کیا ہے مگر ایسی بات نہ ہے؟ جناب قائم مقام سپیکر: ہاں جی!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ اس کی تفصیل ہے، سوال نمبر 3711 ہے، اس کی تفصیل کے اندر 14518 اس کا سیریل نمبر ہے اور میں پڑھ کر سناؤں گا۔ Development schemes to be identified by MPA PP-181 in district Kasur. categorically یہ کہا ہے کہ ہم نے کسی (ن) لیگ کے یا کسی اور ایم پی اے یا ایم این اے سے کسی قسم کی کوئی سکیم نہیں لی تو پھر یہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اس میں انہوں نے کہا ہے کہ دو دو کروڑ روپے باقاعدہ specify کر کے ایم پی اے اور ایم این اے سے۔۔۔ (قطع کلامیاں) سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میری بات سنیں کہ قصور آپ کا بھی ضلع ہے، آپ کوئی سکیم identified کرتے ہیں، کوئی بھی سکیم جو وہاں پر بنتی ہے آپ کا بھی حق بنتا ہے کہ آپ بتائیں کہ یہ scheme public interest میں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ اگلی بات یہ ہے کہ پچھلے سوال کا جواب انہوں نے غلط دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں یہ کہا گیا تھا کہ دو، دو کروڑ روپے کی سکیمیں ان سے باقاعدہ طور پر مانگی گئی ہیں لیکن وہ اس سے deny کر رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پچھلے جواب کے اندر انہوں نے کہا ہے کہ سکیمیں نہیں مانگی گئیں، اب یہ تو بات کو گھمانے والی بات ہے، اصل بات کا آپ کو بھی پتا ہے کہ یہ ایسے ہی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں نے تو نہیں کہا کہ ایم پی اے، ایم این اے نے ان سکیموں کو بنایا ہے، اس کو disburse کیا ہے اس کی اے ڈی پی بنائی ہے یا اس کو execute کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ایم پی اے، ایم این اے کا تو کام ہی نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! identification کی بات ہے، پچھلا سوال یہ تھا کہ ایم پی اے، ایم این اے سکیمیں دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ تو پھر آپ بھی کر سکتے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ہمیں پوچھتا کون ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جا کر بتائیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! کیا بتائیں؟ ہمیں تو کوئی پوچھتا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! سردار صاحب! پلیز مجھے ایک منٹ بات کرنے دیں، آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کی بات تو سن لیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پی۔ پی۔ 180 کی کوئی ایک سکیم آپ نکال کر دے دیں میں آپ کا احسان مند ہوں گا، پھر آپ کیسے یہ بات کہہ سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ پہلے ان کی بات تو سن لیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں بات وہ سنوں جو سمجھ میں آئے، آپ مجھے پی۔ پی۔ 180 کی کوئی ایک سکیم نکال کر دکھادیں۔ میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ قصور کی جتنی بھی سکیمیں ہیں، قصور سردار صاحب کا ضلع ہے اور ان کو پتا بھی ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ غلط بتا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا غلط بتا دیا ہے، کیا یہ سکیمیں جاری نہیں ہوئیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرے حلقے میں کون سی سکیم جاری ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ حلقے کی بات نہ کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ سے منتخب ہو کر آیا ہوں تو اس کی بات کیوں نہ کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! قصور آپ کا ڈسٹرکٹ ہے، یا تو آپ deny کریں کہ قصور میں کام نہیں ہو رہا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں یہی تو آپ کو بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ کام نہیں ہو رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! جو سوال میرے معزز دوست کر رہے ہیں وہ ADP کے حوالے سے کر رہے ہیں۔ جہاں تک ADP کا سوال ہے یہ محکمے بناتے ہیں execute محکمے ہی کرتے ہیں۔ اب معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ یہ کام میرے حلقہ میں نہیں ہو رہا، یہ تو کوئی سوال نہیں ہے۔ اگر ان کے حلقے میں سکول کی ضرورت نہیں ہے تو کیا وہ ضرور بننا چاہتے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اس سلسلے میں کچھ عرض کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ممبر ابھی اپنی بات کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! وہ بھی میرے ضلع سے ہیں اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد احمد خان پھر آپ اپنا سوال کر لیں اور یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہی محکمے جو ان منصوبوں کی execution اور planning کرتے ہیں اس کی ساری تفصیل دی ہوئی ہے۔ بڑا اچھا مفصل جواب ہے، اسی سوال کے جواب میں ایک لوکل گورنمنٹ کی مدہے، اس مد میں 222 ملین کی ایک رقم مختص کی گئی ہے اور 13-2012 میں اس کی تفصیل نہیں تھی۔ 14-2013 کے مالی سال کے اندر لوکل گورنمنٹ کو ایک روپیہ بھی disburse نہیں کیا گیا حالانکہ Local Government is the backbone of the governance جس کو ہم مقامی حکومتیں کہتے ہیں اس کو ایک روپیہ بھی release نہیں کیا گیا۔ شہری ترقی کے لئے 170 ملین کی allocation ہوئی ہے لیکن disburse ایک روپیہ بھی نہیں ہوا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ضلع تصور کو مقامی حکومتوں کی مد اور شہری ترقی کی مد کے اندر پیسے دینا کس کی صوابدید تھی اور کس کا فیصلہ تھا؟ وزیر اعلیٰ نے تو اپنا وٹن دے دیا، اس کے مطابق پیسے بھی رکھے گئے لیکن ان کو disburse کیوں نہیں کیا گیا، ان کو کہاں روکا گیا اور کہاں پر bottleneck ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ اس پر apprise کریں کہ 222 ملین کی allocation ہوئی ہے لیکن disbursement صفر ہوئی ہے۔ مہربانی فرما کر اس پر ایوان کو apprise کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ نے ان محکمے جات کو پیسے کیوں allocate نہیں کئے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قصور لنگڑیال): جناب سپیکر! ہم نے تو allocation کر دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محکمہ پی این ڈی نے تو allocation کر دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کے پاس اگر جواب نہیں ہے تو would submit آپ مہربانی فرما کر ان کو حکم کریں کہ آپ تک کا پی پیسہ لے لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: Disburse کرنا اب ان کی ذمہ داری تو نہیں بنتی ہے، انہوں نے تو پیسے allocate کر دیئے ہیں، اب ان سے کیا سوال کرنا ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ کہہ دیں کہ یہ میرے متعلقہ نہیں ہے تو میں خاموشی سے بیٹھ جاؤں گا، میں تو اس پر کوئی لمبی بات ہی نہیں کروں گا کیونکہ انہوں نے تو بتا دیا کہ انہوں نے funds allocate کر دیئے ہیں اگر محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی 222 ملین رقم دسمبر

2013 تک جاری کرتا لیکن جب zero percent disbursement ہے تو Governance then is somewhere?

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال۔

سر دار و قاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب تو آنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے پیسے دے دیئے ہیں اب ان کو disburse کرنا متعلقہ محکموں کا کام ہے، جس محکمے کے خلاف بھی آپ نے یا ملک صاحب نے بات کرنی ہے، سوال دیں یا قرارداد دے دیں محکمہ اس کا یہاں پر جواب دے گا کیونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی تو پیسے دے رہا ہے اگر ان کی طرف سے کوئی negligence ہے تو آپ وہ بتادیں۔ اس کا میں ان سے پوچھنے کے لئے بھی تیار ہوں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ابھی یہ فرما رہے تھے کہ ایم پی ایز اور ایم این ایز کی کوئی تجویز نہیں ہے بلکہ یہ سب کچھ محکمہ نے بنایا ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف ضلع قصور کی بات نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب میں گرانٹ، منصوبہ اور تجویز منصوبہ فلاں ایم پی اے کے جو بورڈ لگے ہوئے ہیں، کیا ان کی ان پر نظر پڑی ہے کیا انہوں نے دیکھے ہیں پورے پنجاب میں لگے ہوئے ہیں یا نہیں اس کی وضاحت کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ہر اس حلقے میں جہاں پر کام ہو رہا ہے اگر نشانہ ہی کے لئے ان کا نام لگ گیا ہے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ بورڈ اس لئے نہیں لگے ہوئے کہ یہ سکیم اس ایم پی اے نے بنائی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں قاضی صاحب کے حلقے سے بھی گزرا ہوں ماشاء اللہ کافی زیادہ بورڈ قاضی احمد سعید صاحب کے نام کے بھی لگے ہوئے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 2501 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کی طرف سے request آئی تھی لہذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3712 ڈاکٹر محمد افضل صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ تحسین فواد صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ تحسین فواد صاحبہ!

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2586 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صدر راولپنڈی تانا اسلام آباد چلنے والی گاڑیوں کی تعداد دیگر تفصیلات

*2586: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صدر راولپنڈی تانا اسلام آباد کتنی گاڑیاں چلتی ہیں اور یہ فاصلہ کتنے کلو میٹر ہے؟
 (ب) اس روٹ کا حکومت کی طرف سے مقرر کرایہ نامہ کی نقل فراہم کریں؟
 (ج) کیا یہ گاڑیاں کرایہ حکومت کے مقررہ کردہ ریٹ کے مطابق وصول کرتی ہیں؟
 (د) سال 2013 کے دوران کتنی گاڑیوں کے چالان مقررہ کرایہ سے زیادہ وصول کرنے پر کئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) صدر راولپنڈی تانا اسلام آباد ٹول 515 گاڑیاں جو تمام پندرہ سیٹرونگینس ہیں چلتی ہیں اور یہ فاصلہ 23.1 کلو میٹر ہے

(ب) اس روٹ کا حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کرایہ نامہ کی نقل ایوان کی میر: پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ گاڑیاں کرایہ حکومت کے مقرر کردہ ریٹ کے مطابق وصول کرتی ہیں۔

(د) سال 2013 میں دوران ٹریفک چیکنگ اس روٹ پر چلنے والی گاڑیوں کے روٹ پر مٹ، فنٹنس سرٹیفکیٹ اور ڈرائیونگ لائسنس نہ رکھنے پر 545 چالان کئے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جزی (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ گاڑیاں کرایہ حکومت کے مقررہ کردہ ریٹ کے مطابق وصول کرتی ہیں؟ اس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ جی ہاں! میں یہ گزارش کروں گی کہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ جہاں کہیں بھی ان کا داؤ لگتا ہے وہ ان سے زیادہ پیسے لے لیتے ہیں، محکمہ کا جواب غلط ہے۔ اس کے علاوہ جزی (د) میں پوچھا تھا کہ سال 2013 کے دوران کتنی گاڑیوں کے چالان مقررہ کرایہ سے زیادہ وصول کرنے پر کئے گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ سال 2013 میں دوران ٹریفک چیکنگ اس روٹ پر چلنے والی گاڑیوں کے روٹ پر مٹ، فنٹنس سرٹیفکیٹ اور ڈرائیونگ لائسنس نہ رکھنے پر 545 چالان کئے گئے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ ٹریفک چیکنگ کی

کیٹیگری علیحدہ ہے، روٹ پر مٹ کی کیٹیگری علیحدہ ہے اور فٹنس سرٹیفکیٹ کی کیٹیگری علیحدہ ہے۔ کرایہ پر انہوں نے کتنے چالان کئے ہیں اس کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! جب سے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی آئی، اس وقت کرایوں کا تعین کیا گیا ہے اور daily basis پر ان کو چیک کیا جاتا ہے، ان کو جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ جہاں تک میری بہن کی بات کا تعلق ہے اس کے متعلق عرض کروں گا کہ راولپنڈی شہر میں 13-2012 کے دوران 216 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔ میری بہن نے کہا ہے کہ دھوئیں والی گاڑیوں کی بات کرتے ہیں چالان والی بات نہیں کرتے لیکن مزید برآں اس عرصہ کے دوران ہر قسم کی چیلنگ کی گئی جس میں violation بھی شامل ہے اور اس عرصہ میں بارہ ہزار سات سو چالان کئے گئے ہیں اور اس مدت میں 39 لاکھ 50 ہزار 2 سو روپے کا جرمانہ بھی کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ 14-2013 میں پٹرول کی قیمت کیا تھی اور آج کیا ہے؟ ان کو اپنے محکمہ پر check and balance رکھنا چاہئے محکمہ نے جواب صحیح نہیں دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب دے دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں جناب پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پنجاب ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ جب کرایہ طے کرتا ہے، اس کے مطابق نان ڈیزل 89 پیسائی کلو میٹر اور پانچ سے سات فیصد آپ اس میں اے سی کا چارج کرتے ہیں۔ کیا پنجاب میں چلنے والی ڈائوبلس سروس پنجاب ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے فیصلے سے مستثنیٰ ہے؟ انہوں نے تو اپنا کرایہ کسی بھی جگہ پر گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق کم نہیں کیا۔ ایک عام سواری اے سی بس کا کرایہ اسلام آباد، لاہور یا ڈی جی خان سے لاہور کا کرایہ 750 روپے دے کر جاتی ہے جبکہ ڈائوبلس سروس 1250 روپے اور 1600 روپے اور 1800 چارج کرتی ہے جبکہ اس کو حکومت نے سرکاری جگہیں basis priority پر اور lease پر دی ہوئی ہیں۔ کیا ڈائوبلس سروس آپ کی provision میں نہیں آتی اور اس کے کرائے کم کرنے کے لئے آپ کا اس پر کوئی اثر نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے خود ہی یہ بات کی ہے کہ Non AC گاڑیوں کا 7 فیصد اور AC گاڑیوں کا 6 فیصد۔۔۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! PTA کا Non AC بس کے کرائے کا ریٹ 79 پیسے فی کلو میٹر ہے اور آپ نے ائر کنڈیشنڈ بسوں کا کرایہ 5 سے 7 فیصد کم کیا ہے۔ اگر آپ پانچ سے سات فیصد count کریں تو پٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں تین ٹائم گورنمنٹ نے کمی کی ہے۔ ڈیزل تقریباً 27/28 روپے فی لٹر less ہوا ہے اور پٹرول 30/40 روپے فی لٹر کے قریب less ہوا ہے لیکن ابھی تک ٹرانسپورٹ اتھارٹیز ان کرایوں پر completely implement نہیں کر سکیں۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا ڈائوبس سروس پنجاب گورنمنٹ کی provision میں نہیں آتی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! تین دفعہ پٹرول، ڈیزل وغیرہ کے ریٹ میں کمی آئی ہے اور کرایوں میں بھی تین دفعہ چھ سات فیصد کمی آئی ہے۔ ابھی تک کوئی ایسی شکایت موصول نہیں ہوئی اگر کوئی شکایت ہے تو ہم اسے چیک کریں گے اور اس پر action بھی لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈائوبس سروس کے حوالے سے بتائیں۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! اگر کرائے میں کمی کی گئی ہے تو وہ صرف 10 روپے ہے۔ 1100 روپے کرایہ تھا تو اس میں صرف 10 روپے کمی کی گئی ہے۔ پٹرول و ڈیزل کی تین دفعہ قیمت کم ہوئی ہے لیکن کرایوں میں صرف 10 روپے کمی کی گئی ہے۔ ہمارے ڈیرہ غازی خان کے لئے ڈائوبس کی پرانی بسیں بھیجی جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! چھوڑیں، یہ کوئی بات نہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! اس پر کافی بحث ہو گئی ہے آپ تشریف رکھیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے انتہائی غیر ذمہ داری اور دیدہ دلیری سے اتنا غلط جواب دیا ہے جسے انگلش میں white lie کہتے ہیں۔ میرے ساتھ میرے بھائی مختلف حلقوں سے آئے ہیں، corridors میں بھی بیٹھے ہیں ہمارے ایک محترم بڑے قابل احترام سابق ایم این اے صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ یہ جواب کیا دے رہے ہیں "جی ہاں! یہ گاڑیاں کرایہ حکومت کے مقرر کردہ ریٹ کے مطابق وصول کرتی ہیں۔ خدا کا خوف کریں اتنا جھوٹ؟؟ What is this nonsense? کہ یہ ایسے ہی جواب دے دیتے ہیں جو دل میں

آیا وہ کہہ دیا؟ Are we fool?

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! آپ اس طرح نہ کریں میں آپ کو floor دے رہا ہوں اور آپ اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آپ کوئی ضمنی سوال کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ضمنی سوال پر ہی آ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ غلط ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ یہ غلط جواب آیا ہے۔۔۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان سے جواب تو لے لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساتھ ہی اکٹھا جواب آ جائے گا۔ پہلے میری عرض تو مکمل ہونے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! They look at the efficiency! میں چاہتا ہوں کہ یہ سارا ایوان توجہ سے دیکھے کہ سال 2013 میں دوران ٹریفک چیکنگ اس روٹ پر چلنے والی گاڑیوں کے روٹ پرٹس، فٹنس سرٹیفکیٹ اور ڈرائیونگ لائسنس نہ رکھنے پر 545 چالان کئے گئے ہیں، 365 دن ہوتے ہیں اور 545 چالان کئے گئے ہیں look at the enforcement of

the law

جناب قائم مقام سپیکر: ڈرائیونگ لائسنس نہ رکھنے پر 545 چالان کئے گئے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آگے بھی دیکھ لیں کہ روٹ پر مٹ، فٹنس سرٹیفکیٹ اور ڈرائیونگ لائسنس، وہ جو چالان کرتے ہیں ان میں ڈرائیونگ لائسنس، speeding اور باقی ساری چیزیں بھی آجاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ ان سے جواب لے لیں گے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات سنیں! میں یہ کہتا ہوں کہ ایک تو ذمہ داری fix کی جائے کہ یہ broad daylight کی طرح ہے ہر شخص کو پتا ہے کہ overcharging ہو رہی ہے۔ میں نے اس پر تحریک اتوائے کار بھی دی تھی لیکن جب جناب سپیکر کی نظر پڑی تو انہوں نے اسے allow نہیں کیا مجھے نہیں پتا کہ انہوں نے کس قانون کے تحت وہ allow نہیں کیا۔ اب میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی responsibility fix کی جائے کہ انہوں نے ایوان کے سامنے [****] کیوں بولا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اب ان سے جواب لیں گے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جی، جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: غیر پارلیمانی کالفاظ کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ 545 چالان کئے گئے ہیں اس کے علاوہ میں نے مزید عرض کیا ہے کہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے 216 چالان اور دیگر جرائم میں بھی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جس سے 12768 چالان کئے گئے ہیں جن کی مد میں 39 لاکھ 50 ہزار 200 روپیہ جرمانہ بھی ہوا ہے یہ میرے پاس ریکارڈ موجود ہے اور میں آپ کو اس کی کاپی بھی دے دوں گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): ایوان میں جو [****] بولا گیا ہے اس کی responsibility fix کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

* بحم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قصور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع چنیوٹ: چنیوٹ فیصل آباد روٹ پرائمر کنڈیشن بس سروس

شروع کرنے کی تفصیلات

*2292: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے چنیوٹ کے دورہ کے دوران چنیوٹ فیصل آباد روٹ پر بڑھتے ہوئے رش کی بناء پر پرائمر کنڈیشن بس سروس چلانے کا وعدہ فرمایا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں لوگ چنیوٹ فیصل آباد روٹ پر سفر کرتے ہیں اور شام کے وقت خصوصاً جب چنیوٹ کی طرف واپسی کرنی ہوتی ہے تو ٹرانسپورٹ کی کمی کے باعث لوگ بسوں کی چھتوں، ٹرکوں، ٹریلیوں اور رکشاؤں پر چڑھ کر سردی اور گرمی کے سخت موسموں میں یہ تکلیف دہ سفر طے کرتے ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک چنیوٹ فیصل آباد روٹ پر پرائمر کنڈیشن بس سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چنیوٹ فیصل آباد روٹ پرائمر کنڈیشن بس سروس چلانے پر کوئی پابندی نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ چنیوٹ فیصل آباد روٹ پر پبلک ٹرانسپورٹ کی کمی ہے بلکہ فیصل آباد سے چنیوٹ روڈ پر سرگودھا، خوشاب، میانوالی اور بنوں وغیرہ کے اضلاع کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ براستہ چنیوٹ چل رہی ہے اور روزانہ رات گئے تک مسافروں کو سفری

سہولیات مہیا کرنے کے لئے ویگن سروس بھی میسر ہے البتہ شام کے بعد سواروں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے فیصل آباد کے اڈاجات سے گاڑیوں کے چلنے کا دورانیہ بڑھ جاتا ہے۔
(ج) جیسا کہ ج: (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ کوئی ٹرانسپورٹر چنیوٹ سے فیصل آباد روٹ پر ائرن کنڈیشن بس سروس legal formalities پوری کرنے کے بعد چلا سکتا ہے۔

صوبہ میں لوڈڈ گاڑی کے لئے قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*2293: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عرب امارات میں یہ قانون موجود ہے کہ لوڈڈ گاڑی دوسری گاڑی کو کراس نہیں کر سکتی بلکہ ہر لوڈڈ گاڑی کے ڈرائیور کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنی باری پر ہی گاڑی لے جائے جس کی وجہ سے وہاں پرائیکسیڈنٹ کی شرح بہت کم ہے اور یہ ایک کامیاب قانون ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب کم از کم اپنے صوبہ میں یہ قانون نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) باقاعدہ معلوم کرنے پر یہ بات علم میں آئی ہے کہ عرب امارات میں اس قسم کا کوئی قانون نہ ہے۔

تاہم کچھ مخصوص سڑکوں پر یا علاقوں میں یا مخصوص حدود میں اور ٹیکنگ پر پابندی لگائی جاسکتی یا لگائی جاتی ہے اور ایسی صورت میں نمایاں جگہوں پر سائن بورڈز کا لگا جانا بھی ضروری ہے۔

(ب) موٹروہیکل آرڈیننس 1965 کے سیکشن 75 میں باقاعدہ طور پر اوپر دی گئی وضاحت کے مطابق provision موجود ہے اور اسے استعمال کیا جاتا ہے۔

بسوں کی طرح ویگنوں میں بھی خواتین کے لئے زیادہ سیٹیں

مختص کرنے کی تفصیلات

*2336: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پبلک ٹرانسپورٹ میں کون کون سی گاڑیاں شامل ہیں؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ صرف بسوں میں ہی خواتین کے لئے الگ حصہ مختص کیا ہوا ہے لیکن مزدا اور ویگنوں میں خواتین کو بٹھانے کے لئے صرف دو چار سیٹیں ہی ہیں جس کی وجہ سے خواتین کو سفر کرتے ہوئے کافی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے؟
- (ج) کیا حکومت بس کی طرز پر ویگنوں اور مزدا میں بھی خواتین کے لئے زیادہ سیٹیں مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) موٹر وہیکل رولز 1965 اور موٹر وہیکل آرڈیننس 1969 کے مطابق پبلک ٹرانسپورٹ میں تمام ایسی گاڑیاں شامل ہیں جو کرایہ یا reward پر مسافر اٹھانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں اس میں موٹر کب، کنٹریکٹ کیرج اور سٹیج کیرج شامل ہیں۔
- (ب) جی ہاں! یہ درست ہے اربن بسوں میں نشستوں کی مقرر شدہ تعداد 39 ہے ان میں سے علیحدہ کیمن میں خواتین مسافروں کے لئے 11 نشستیں مخصوص ہیں اور اتنی ہی تعداد میں مسافر خواتین کھڑے ہو کر بڑی آسانی سے سفر کر سکتی ہیں۔
- (ج) چونکہ ویگنوں اور مزدا کی ساخت ہی ایسی بنی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ویگن کی فرنٹ سیٹ پر دو مسافر خواتین اور مزدا کی فرنٹ سیٹ پر تین سے پانچ مسافر خواتین سفر کر سکتی ہیں۔ حکومت پنجاب نے گزشتہ سالوں میں وقتاً فوقتاً مسافر خواتین کے لئے علیحدہ بس سروس کا آغاز کیا تھا لیکن ان مخصوص بسوں میں خواتین مسافروں کی تعداد نشستوں کی تعداد کے لحاظ سے بہت کم تھی جو کہ مالی خسارے کا سبب بن رہی تھی۔ البتہ اس وقت بھی چند (pink) کلر کی بسیں خواتین مسافروں کے لئے رش کے اوقات میں چلائی جا رہی ہیں مزید برآں حکومت پنجاب ٹرانسپورٹ کے شعبہ خصوصاً اربن ایریا میں جدید ماڈل، معیاری اور آرام دہ بسوں کے لئے کوشاں ہے تاکہ پنجاب کے بڑے شہروں میں معیاری بس سروس کی سہولت میسر ہونے سے ٹرانسپورٹ کے درپیش مسائل کو کم کرنے میں مدد مل سکے۔

بہاولپور: سال 2013-14 کے اے ڈی پی میں مختص رقم اور خرچ کی تفصیلات

*3712: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) بجٹ مالی سال 2013-14 میں بہاولپور ڈویژن کے لئے اے ڈی پی میں کتنی رقم رکھی گئی ہے اور یہ کون کون سے منصوبوں پر خرچ کی جائے گی، ضلع وار تفصیل دی جائے؟
- (ب) کیا مذکورہ مالی سال میں بہاولپور ڈویژن میں کوئی نئے میگا پراجیکٹس منظور کئے گئے ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو ان میں سے کن میگا پراجیکٹس پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے؟
- وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) مالی سال 2013-14 کے صوبائی بجٹ میں بہاولپور ڈویژن کے لئے 10- ارب 12 کروڑ 94 لاکھ روپے کی رقم 273 سکیموں کے لئے مختص کی گئی ہے مذکورہ اے ڈی پی میں مختص شدہ رقوم سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، خصوصی تعلیم، کھیل، صحت و خاندانی منصوبہ بندی، فراہمی و نکاسی آب، انہار، زراعت، سرکاری عمارات، حیوانات، لائیو سٹاک، جنگلی حیات، انرجی، صنعت، سیاحت، آرکیالوجی، علاقائی ترقی، شاہرات، لوکل گورنمنٹ، شہری ترقی، انسانی حقوق و اقلیتی امور اور کم آمدنی مکانات سے متعلقہ سکیموں پر خرچ کی جائیں گی۔ ضلع وار منصوبوں کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میر پور رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مالی سال 2013-14 کے لئے ایک نیا میگا پراجیکٹ "بہاولپور - حاصل پور روڈ از کلو میٹر 14.00 تا قائمہ اعظم سولر پارک لال سوہانرا براستہ چک نمبر 5/BC کی تعمیر" شروع کیا گیا ہے جس کی تکمیل کے لئے 44 کروڑ 60 لاکھ روپے جاری کئے جا چکے ہیں۔

پنجاب میٹرو بس سروس کی تفصیلات

- *3174: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میٹرو بس اتھارٹی صرف لاہور میں بسیں چلا رہی ہے؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر اس کا نام پنجاب میٹرو بس اتھارٹی رکھنے کی وجوہات کیا ہیں، اس کے نام کی منظوری کس نے کب دی تھی؟
- (ج) اگر یہ صرف لاہور میں بسیں چل رہی ہیں تو صوبہ کی 90 سے 95 فیصد آبادی کا بجٹ اس اتھارٹی پر کس بناء پر خرچ کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کا نام تبدیل کر کے اسے لاہور میٹرو بس اتھارٹی رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) پنجاب میٹرو بس اتھارٹی اس وقت صرف لاہور میں بسیں چلا رہی ہے۔
- (ب) میٹرو بس اتھارٹی، دی پنجاب میٹرو بس اتھارٹی ایکٹ 2012 کے تحت کام کر رہی ہے جس کی منظوری نوٹیفیکیشن 14- نومبر 2013 کو پنجاب گزٹ میں ہوئی تھی اس ایکٹ کے تحت میٹرو بس اتھارٹی کا دائرہ کار پنجاب کے تمام بڑے شہروں تک محیط ہے۔
- (ج) میٹرو بس اتھارٹی کا دائرہ کار پنجاب کے تمام بڑے شہروں تک محیط ہے۔ لاہور کے علاوہ راولپنڈی، اسلام آباد، میں حکومت جلد ہی تعمیراتی کام کے آغاز کا ارادہ رکھتی ہے اس کے علاوہ ملتان اور فیصل آباد میں بھی میٹرو بس کی feasibility کا کام جاری ہے۔
- (د) جز (ب و ج) کے جواب کی روشنی میں جز (د) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

سال 2012-13 پنجاب میٹرو بس اتھارٹی کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3175: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2012-13 کے دوران پنجاب میٹرو بس اتھارٹی کو 1125 ملین روپے فراہم کئے گئے تھے کیا اس اتھارٹی کو یہ رقم سالانہ بجٹ میں یا ضمنی بجٹ میں رقم فراہم کی گئی، اس بجٹ کی منظوری صوبائی اسمبلی پنجاب کے کس اجلاس میں لی گئی؟
- (ب) اس رقم سے کیا کیا کہاں کہاں سے خرید کیا گیا، اس کی تفصیل بتائیں؟
- (ج) پنجاب میٹرو بس اتھارٹی نے لاہور میں کس کس روٹ پر کتنی کتنی بسیں چلائی ہیں؟
- (د) اس وقت ان بسوں سے لاہور کی کتنے فیصد آبادی مستفید ہو رہی ہے؟
- (ه) پنجاب کی عوام کو اس سے کیا فائدہ حاصل ہو رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) درست ہے کہ پنجاب میٹرو بس اتھارٹی کو 2012-13 میں ضمنی بجٹ گرانٹ کے تحت 1125 ملین روپے فراہم کئے گئے سوال کے نشان زدہ حصہ کی وضاحت محکمہ خزانہ پنجاب سے متعلقہ ہے۔

- (ب) بجٹ گرانٹ 2012-13 میں سے کی گئی ادائیگیوں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) پنجاب میٹرو بس اتھارٹی اس وقت اپنے کوریڈور میں 64 بسیں چلا رہی ہے۔ کوریڈور گجو متہ سے شاہدرہ تک ہے اور اس کی لمبائی 27 کلو میٹر ہے۔
- (د) جنوری 2014 میں میٹرو بس سروس پر روزانہ مسافروں کی تعداد اوسطاً 138,636 تھی۔ پنجاب ڈویلپمنٹ سٹیٹسٹکس 2013 کے مطابق لاہور شہر کی آبادی 7,031,000 ہے۔ اس لحاظ سے لاہور کی 1.97 فیصد آبادی روزانہ اس سروس سے مستفید ہو رہی ہے۔
- (ه) پنجاب کی عوام کو اس سے بے شمار فوائد حاصل ہو رہے ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- مسافروں کے لئے بلا امتیاز، معیاری، محفوظ اور آرام دہ سفر۔
- 2- سفری وقت کی بچت۔
- 3- گاڑی آپریشننگ لاگت کی بچت۔

لاہور: میٹرو بس روٹ پر چلنے والی بسوں کی تعداد دیگر تفصیلات

*3199: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) میٹرو بس لاہور کے روٹ پر کتنی بسیں چل رہی ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے؟
- (ب) میٹرو بس کی قیمت کیا ہے اب تک خریدی گئی بسوں کی کل قیمت کتنی ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت مزید میٹرو بسیں خرید رہی ہے ان کی تعداد کتنی ہے اور ان پر کتنی لاگت آئے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) میٹرو بس لاہور کے روٹ پر اس وقت 64 بسیں چل رہی ہیں۔
- (ب) میٹرو بسیں ایک پرائیویٹ ترک کمپنی (پلیٹ فارم) کی ملکیت ہیں۔ جس کو پنجاب میٹرو بس اتھارٹی (PMA) کی جانب سے فی کلو میٹر سروسز کی بنیاد پر ماہانہ ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ ادائیگی 360 روپے فی کلو میٹر سروسز کے حساب سے کی جاتی ہے۔
- (ج) یہ درست نہیں ہے کہ حکومت مزید میٹرو بسیں خرید رہی ہے۔

لاہور: میٹرو بس سروس کے منصوبہ پر آنے والے اخراجات و دیگر تفصیلات

*3200: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبائی دارالحکومت میں میٹرو بس سروس کا منصوبہ کب شروع ہوا اور کب مکمل ہوا؟
(ب) میٹرو بس کا ٹریک کتنے کلو میٹر تعمیر ہوا اور اس پر کل کتنی لاگت آئی، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں میٹرو بس سروس کا آغاز 10- فروری 2013 میں ہوا چونکہ اس منصوبہ کے تعمیراتی کام کی ذمہ دار TEPA ہے لہذا اس سے متعلقہ تمام معلومات TEPA سے لی جائیں۔

(ب) میٹرو بس کے ٹریک کی لمبائی 27 کلو میٹر ہے اور اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تقریباً 30- ارب روپے کی لاگت آئی۔ اس منصوبہ کے تعمیراتی کام کی ذمہ دار TEPA ہے لہذا مزید تفصیلات TEPA سے لی جائیں۔

لاہور: پسنجر ٹرین چلانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*4023: محترمہ گلہت شیخ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت لاہور میں موجودہ کینال پر لاہور کینال پسنجر ٹرین چلانے کا منصوبہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے کی تکمیل کے لئے ترجیحی بنیادوں پر کام ہو رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے PC-I تیار کر لیا گیا ہے نیز یہ منصوبہ کب شروع کیا جائے گا اور کب اور کتنی مدت میں تکمیل ہونے کے بعد عوام کے لئے کھول دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) موجودہ کینال پر Monorail چلانے کا منصوبہ پنجاب میٹرو بس اتھارٹی کے زیر غور ہے۔

(ب) پنجاب میٹرو بس اتھارٹی اس منصوبے کی feasibility study کروانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ اس منصوبے پر عملدرآمد کرنے کا فیصلہ feasibility study کی تکمیل کے بعد کیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

راولپنڈی: میٹرو بس سروس کے لئے مری روڈ سے متعلقہ تفصیلات

29: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) میٹرو بس سروس کے لئے مری روڈ کو کتنا کھلا کیا جا رہا ہے؟
 (ب) جن مالکان کی جائیداد کو acquire کیا جائے گا ان کو کس ریٹ پر پیمینٹ کی جا رہی ہے؟
 (ج) میٹرو بس سروس منصوبہ پر کل کتنا خرچہ آئے گا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
 وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میٹرو بس کے لئے مری روڈ کو کھلا نہیں کیا جا رہا۔ مری روڈ کے درمیان موجود median کو میٹرو بس کے elevated structure کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

(ب) میٹرو بس سٹیشنز کے لئے کچھ مخصوص جگہوں پر زمین کو acquire کیا جا رہا ہے۔ جائیداد کے مالکان کو ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی کی منظور شدہ قیمت کے مطابق پیمینٹ کی جائے گی compulsory acquisition charges 15 percent اور disturbance allowance بھی ادا کیا جائے گا۔

(ج) میٹرو بس منصوبے پر 39.37- ارب روپے خرچ ہوں گے راولپنڈی کے 8.6 کلو میٹر حصے پر 19.47- ارب روپے جبکہ اسلام آباد کے 13.9 کلو میٹر حصے پر 19.90- ارب روپے خرچ ہوں گے۔ عام ٹریفک کے لئے پشاور موٹرانٹریچینج کی تعمیر پر 4.94- ارب روپے اضافی خرچ ہوں گے۔

لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

207: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، ان میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

- (ب) ان اداروں کے پاس محکمہ کی کتنی کتنی گاڑیاں ہیں اور وہ کن مقاصد کے لئے استعمال ہو رہی ہیں، ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (ج) ان اداروں میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران آئی ٹی کے فروغ کے لئے کیا کام کیا گیا۔ 2013-14 اور 2014-15 کے لئے مزید کون کون سے پراجیکٹ کی تیاری ہو رہی ہے؟
- وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے جس کا قیام 1999 میں عمل میں آیا۔ پنجاب آئی ٹی بورڈ حکومت پنجاب کے مختلف اداروں میں آئی ٹی کو فروغ کے لئے نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ پنجاب آئی ٹی بورڈ کے ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے۔

ملازمین	120	ترقیاتی منصوبے
ملازمین	130	غیر ترقیاتی منصوبے
ملازمین	04	ضلعی دفاتر میں

- (ب) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کا واحد ادارہ پنجاب آئی ٹی بورڈ ہے ادارے کے پاس مختلف منصوبہ جات کی مد میں کل اٹھارہ گاڑیاں ہیں جو آئی ٹی کے فروغ کے لئے مختلف اداروں کے ساتھ کوآرڈینیشن کے لئے استعمال ہو رہی ہیں۔
- (ج) پنجاب آئی ٹی بورڈ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک صوبے میں آئی ٹی کے فروغ کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں جن میں سے پچھلے پانچ سال میں کئے گئے چیدہ چیدہ اقدامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: اب چودھری محمد اقبال مجلس استحقاقات کے بارے رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحریر استحقاق بابت سال 2013-14 کے بارے میں استحقاقات
کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں

"تحریک استحقاق نمبر 9 بابت سال 2013، تحریک استحقاق نمبر 7, 23, 24،

28, 29, 30 اور تحریک استحقاق نمبر 35 بابت سال 2014 کے بارے میں

مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ اب میجر (ریٹائرڈ) محسن نواز وڑائچ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میرا نام میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Sorry معین صاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) سٹریٹجک کوآرڈینیشن 2014 کے بارے

مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میں

Punjab Strategic Coordination (Amendment) Bill 2014.

(Bill No. 33 of 2014.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا

ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب چودھری محمد اکرم مجلس قائمہ برائے تعلیم

کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014،
 مسودہ قانون نصاب تعلیم پنجاب اور ٹیکسٹ بک بورڈ 2014 کے بارے
 مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اکرم: بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں

The NUR International University Lahore Bill 2014
 (Bill No. 25 of 2014) and the Punjab Curriculum and
 Text Book Board Bill 2014 (Bill No. 26 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔
 (رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ اب چودھری عامر سلطان چیفہ مجلس قائمہ
 برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں
 میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2014 کے بارے
 مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری عامر سلطان چیفہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں

The Parks and Horticulture Authority (Amendment) Bill
 2014. (Bill No 31 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ
 انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔
 (رپورٹ پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

تحریر استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب غضنفر عباس چھینہ صاحب!

ڈی سی او بھکر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ

جناب غضنفر عباس چھینہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 7- جنوری 2015 کو تقریباً 12:30 بجے دوپہر ڈی سی او بھکر (زمان وٹو صاحب) کو پبلک کے کام کے لئے فون کیا لیکن وہ میری بات سننے کے لئے تیار نہیں تھے تو میں نے ان سے کہا کہ میرا فرض ہے کہ میں عوام کے مسائل اور ان کی مشکلات آپ تک پہنچاؤں اور حل کراؤں۔ میری اس بات پر ڈی سی او کے لہجے میں تلخی آرہی تھی جب میں نے بار بار کہا کہ آپ مہربانی کر کے غریب عوام کو بھی اہمیت دیں اور ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں تو ڈی سی او نے طنزاً کہا کہ میں یہ کام کر کے آرڈر آپ کے گھر پہنچا دوں گا اور ساتھ ہی میرا ٹیلی فون بند کر دیا۔ میں اس کے بعد بھی اسے ٹیلی فون کرتا رہا لیکن موصوف نے میرا ٹیلی فون attend کرنے کی زحمت نہ کی۔ مزید برآں میرے حلقہ میں بچیوں کے سکول میں بچیوں کی تعداد زیادہ ہے اور کمرے کم اور وہ معصوم بچیاں اس سردی میں بھی کھلے آسمان تلے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ میں نے ان معصوم بچیوں کے لئے حکومت سے ایک کمرہ منظور کرایا تھا لیکن مجھے اطلاع ملی کہ ڈی سی او نے اس کمرہ کی تعمیر کو ادا ہی ہے تو میں نے تقریباً 11:00 بجے ان کو ٹیلی فون کیا کہ یہ معصوم بچیاں سردی میں بھی باہر بیٹھنے پر مجبور ہیں آپ مہربانی کر کے یہ کمرہ تعمیر ہونے دیں جس پر موصوف کا لہجہ بلاوجہ انتہائی سخت ہو گیا اور اس نے مجھ سے انتہائی گھٹیا زبان استعمال کی اور کہا کہ ضلع کا ڈی سی او میں ہوں اور مجھے پتا ہے کہ میں نے ضلع کس طرح چلانا ہے آپ مجھے dictate کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر آپ نے کسی اتھارٹی سے میری شکایت کرنی ہے تو ضرور کریں اور ساتھ ہی فون بند کر دیا۔ ایک آفیسر جو عوام کے ٹیکسوں سے تنخواہ اور بے شمار مراعات لے رہا ہے جس کے فرائض میں شامل ہے کہ جب کوئی منتخب عوامی نمائندہ اس سے کسی عوامی مسئلے کے بارے میں بات کرے تو وہ اسے غور سے سنے اور اسے حل کرنے کی کوشش بھی کرے لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہے کہ ڈی سی او موصوف نے اپنا motto بنایا ہوا ہے کہ صرف اور صرف منتخب ممبران اسمبلی کو ہی degrade کرنا ہے۔ ڈی سی او کے اس ہتک آمیز رویہ

سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! بادی النظر میں قابل احترام ممبر کی تحریک میں وزن معلوم ہوتا ہے لہذا میں یہ درخواست کروں گا کہ اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی ایک ماہ میں اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی اسی ڈی سی او کے حوالے سے public interest میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ موصوف پہلے ضلع منڈی بہاؤ الدین میں DCO رہ چکے ہیں۔ He is one of the most corrupt officer. میں دوسری بات on record لانا چاہتا ہوں کہ بیورو کریسی پر rely کرتے ہوئے ہم good governance کا خواب دیکھ رہے ہیں اگر یہ خواب ہم نے بیورو کریسی کے ذریعے ہی دیکھنا ہے تو خدا اس کو چھوڑ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات مکمل تو ہونے دیں۔ آپ بیورو کریسی کے متعلق بات ہی نہیں کرنے دیتے [*****] آپ ان کے متعلق بات تو کرنے دیں کہ وہ کیا چیز ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: کارروائی سے غیر پارلیمانی الفاظ حذف کئے جاتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے۔ [*****]

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! بہت شکریہ۔ اب تشریف رکھیں۔

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

تحریر التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1222/14
میاں طارق محمود صاحب کی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

تحصیل جڑانوالہ کے چک نمبر 69 رب رحمان پورہ کی پانی کی ٹینگی
پر بااثر افراد کے قبضہ سے مکین پینے کے پانی سے محروم

(-- جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! نہری پانی کو فلٹر
کر کے صاف پانی مہیا کرنے کی یہ سکیم محکمہ پنجاب پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی اٹھائیس سال قبل
1986 میں بنائی گئی تھی۔ یہ سکیم محکمہ پنجاب پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر سایہ چودہ سال تک
تسلی بخش حالت میں چلتی رہی۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق 2000 میں یہ واٹر سپلائی سکیم گاؤں کی
User Committee کے سپرد کر دی گئی۔ بعد ازاں اس کے فلٹریشن پلانٹ میں نقص آنے کی وجہ
سے اور گاؤں میں سوئی گیس کی پائپ لائن بچھانے کی وجہ سے پائپ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو
گئے تو ان وجوہات کی بناء پر یہ واٹر سپلائی سکیم 2008 میں بند ہو گئی۔ محکمہ کے فیلڈ سٹاف کی رپورٹ
کے مطابق واٹر ورکس پر کسی کا قبضہ نہ ہے البتہ واٹر ورکس کے احاطہ میں گاؤں کے کچھ لوگوں نے مویشی
باندھے ہوئے ہیں۔ موقع پر کسی کا قبضہ نہ ہے۔ واٹر سپلائی سکیم کو از سر نو چلانے اور پائپوں کو مرمت
کرنے کے لئے User Committee متعلقہ محکمہ سے رجوع کرے۔ انشاء اللہ User Committee کی
خواہش اور رپورٹ کے مطابق اس کا تخمینہ لگو کر اس کو از سر نو چالو کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں
گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ نے یہ سارا جواب سن لیا ہے اور یہ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ اس واٹر
سپلائی سکیم پر جانور باندھے ہوئے ہیں۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ کب تک حل
ہو جائے گا اور کیا یہ اس کو فوری طور پر حل کرنے کے لئے کوئی direction دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں نے عرض
کی ہے کہ وہاں پر کسی کا قبضہ نہیں۔ سردست اس واٹر سپلائی سکیم سے User Committee فائدہ
نہیں اٹھا رہی اور گاؤں کے کچھ لوگوں نے وہاں پر چند مویشی باندھے ہوئے ہیں لیکن وہاں پر کسی کا قبضہ

نہیں ہے۔ ان مویشیوں کو بھی وہاں سے اٹھا دیا جائے گا۔ اس حوالے سے User Committee اپنی demand دے تو محکمہ حسب ضابطہ اس پر فوری کارروائی کرے گا۔
جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا مفصل جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1230/14 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا تو میں گزارش کروں گا کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1246/14، چودھری اشرف علی انصاری صاحب کی ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کے شعبہ انجیو گرافی کو ختم کرنے
کے فیصلہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(-- جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ ڈاکٹر اطہر انصاری Interventional Cardiologist, California Heart and Vascular Clinic, USA نے 2007 میں ایک Philips SC-4000 انجیو گرافی مشین ڈی ایچ کیو گوجرانوالہ کو عطیہ کی تھی۔ یہ مشین functional بنانے کے لئے ہسپتال انتظامیہ نے 01-03-2007 کو Citizen Health Community Board نامی این جی او کو دی۔ مذکورہ این جی او نے M/s Philips سے اس مشین کو ٹھیک کرنے کے لئے رابطہ کیا جس کے انجینئر نے کئی مرتبہ اس مشین کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی تاہم ناکامی کے بعد اسے ناکارہ قرار دے دیا لہذا مذکورہ این جی او نے 2011 میں اس پراجیکٹ پر کام روک دیا۔ پھر ضلعی حکومت نے مذکورہ مشین کو ٹھیک کروانے کے لئے ڈی سی او گوجرانوالہ کی منظوری سے اخبار میں ٹینڈر اشتہار دیا جس پر مذکورہ مشین کو ٹھیک کرنے کا کنٹریکٹ M/s Zelin Medical Systems Peshawar کو دیا گیا۔ مذکورہ کمپنی کے انجینئر نے تفصیلی معائنہ کے بعد اس مشین کو Siemens Angiography Machine (old) سے

تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا اور مذکورہ Siemens Angiography Machine کو 2014 میں چالو کیا۔ جس کا افتتاح Advisor to Chief Minister Punjab on Health خواجہ سلمان رفیق نے 2014 میں کیا۔

جناب سپیکر! انجیوگرافی کی سہولت وہاں مہیا کر دی گئی البتہ پرنسپل، میڈیکل کالج گوجرانوالہ کی سرپرستی میں ایک اجلاس ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ کارڈک سرجری کی سہولت چونکہ سردست گوجرانوالہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں مہیا نہیں ہے اس لئے انجیوگرافی کی سہولت کو روک دیا جائے۔

جناب سپیکر! اس وقت انجیوگرافی یونٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں functional ہے لیکن ہیلتھ کیئر کمیشن کے رولز کی وجہ سے کام نہیں کر رہا۔ تاہم یہاں یہ بتانا از حد ضروری ہے کہ انجیوگرافی کی سہولت کو مذکورہ ہسپتال سے ختم نہیں کیا گیا بلکہ کارڈ سرجری کی سہولت کی فراہمی تک روکا گیا ہے اور یہ مشین کسی بھی این جی او کو نہیں دی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا تفصیلی جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1/15 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جائے۔ آج اس تحریک التوائے کار کا جواب تو آگیا ہے لیکن میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور میں اس تحریک التوائے کار کا تفصیلی جواب منگوانا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! حیرت ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جو جواب سردست آیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں اور اس کی تفصیل منگوانا چاہتا ہوں۔ آپ کی تحریک التوائے کار آئے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بڑے ٹھیک طریقے سے مطمئن کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2/15 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

تحصیل سرگودھا دیگر تحصیلوں میں محکمہ اوقاف کی کروڑوں روپے کی زمینیں من پسند افراد کو کوڑیوں کے بھاؤ ٹھیکے پر دینے کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" مورخہ 4- جنوری 2015 کی خبر کے مطابق محکمہ اوقاف کی کروڑوں روپے کی زمینوں کی خاموش نیلامی کا انکشاف ہوا ہے۔ من پسند افراد کو ٹھیکہ جات کوڑیوں کے بھاؤ دینے گئے اور اس کے لئے کوئی اشتہار اخبار میں نہیں دیا گیا۔ نیلامیوں کا از سر نو تعین کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ ذرائع کے مطابق محکمہ اوقاف کی کروڑوں روپے مالیت کی زمینوں کی انتہائی کم سطح پر نیلامیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ افسروں کی طرف سے من پسند ٹھیکیداروں کو کوڑیوں کے بھاؤ ٹھیکے دینے پر اسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ نے اعتراض داخل کرتے ہوئے قیمتوں کا از سر نو تعین کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ مالی سال 2014-15 کے تحت سرگودھا سمیت مختلف تحصیلوں میں محکمہ اوقاف کی ملکیت کروڑوں روپے کی زمینیں حال ہی میں نیلامی کے ذریعے دی گئیں، نیلام کی گئی اراضی کی متعلقہ علاقے کی شرح پٹا مستاجر سال کی رسالہ کی جائے جس کے بعد نیلامی کا از سر نو تعین کیا جائے گا۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! محکمہ اوقاف (مسلم) پنجاب کے زیر انتظام و انصرام وقف زرعی اراضی پنجاب وقف پراپرٹیز (ایڈمنسٹریشن) رولز 2002 میں وضع کردہ قواعد و ضوابط اور طریق کار کے مطابق بذریعہ نیلام عام پٹا پر دی جاتی ہے۔ ہر سال نیلام ہونے والی وقف اراضیات کا شیڈول نیلام مرتب کرتے ہوئے کم از کم دو قومی اخبارات میں شائع کرایا جاتا ہے اور مقامی طور پر پمپلٹس کے ذریعہ وسیع تر مشتمسری کرائی جاتی ہے۔ مقررہ تاریخ نیلام پر تشکیل شدہ نیلام کمیٹی جس میں نمائندہ صدر دفتر اوقاف اور نمائندہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر بھی شامل ہوتے ہیں، کی نگرانی میں کارروائی نیلام عمل میں لائی جاتی ہے۔ روزنامہ "جہان پاکستان" میں ایک ایسی خبر شائع کی گئی جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہے کیونکہ جس تاریخ کو یہ خبر شائع کی گئی ہے ان

ایام میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ کی اسمبلی پوسٹ خالی تھی اور حال ہی میں اس اسمبلی پر تعیناتی عمل میں لائی گئی۔ مالی سال 2014-15 کے لئے منعقد کی گئی کارروائی ہائے نیلام کی بابت کوئی ایسی شکایت موصول نہ ہوئی جس سے یہ ثابت ہو کہ کارروائی نیلام خفیہ رکھتے ہوئے من پسند افراد کو زمین ٹھیکہ پر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ ایک تو یہ کہا گیا ہے کہ مشتری مستحضری حسب ضابطہ دواخبار میں کرائی جانی تھی وہ نہیں کرائی گئی لہذا میں اس میں عرض کروں گا کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 15-11-2014 اور روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 23-02-2014 مشتری مستحضری منادی حسب ضابطہ کرائی گئی اور جتنی بھی نیلامی کی گئی ہے اس کا پورا ریکارڈ سابق سالوں کا بھی اور اس سال کا بھی میرے پاس ہے۔ چیمر صاحب کو میں یہ ریکارڈ دکھا سکتا ہوں بے شک یہ میرے پاس آجائیں۔ اس دفعہ ہم نے جو ٹھیکے دیئے ہیں بدستور 10 فیصد یا 15 فیصد کے اضافے کے درمیان ہے جبکہ کوئی کمی نہیں ہوئی ہے اور کسی من پسند شخص کو ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 3/15 چودھری عامر سلطان چیمر صاحب کی ہے۔

برالہ برانچ کینال فیصل آباد میں ناقص مٹیریل کے استعمال

سے 2- ارب روپے کی کرپشن کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ یکم جنوری 2015 کی خبر کے مطابق محکمہ آبپاشی پنجاب کے افسران 2- ارب روپے سے زائد کی کرپشن میں ملوث اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے سرگرم ہو گئے۔ برالہ برانچ فیصل آباد میں ترقیاتی منصوبے میں کرپشن کرنے والے افسران کے خلاف تین ماہ سے زائد کا وقت گزرنے کے باوجود کوئی قانونی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے جبکہ افسران کی جانب سے برالہ برانچ کینال میں ناقص مٹیریل کے استعمال سے 2400 کیوسک پانی کے ہماؤ کے لئے تیار کی گئی نمر 1800 کیوسک پانی چھوڑنے پر ہی ٹوٹ گئی۔ محکمہ آبپاشی پنجاب ذرائع کے مطابق فیصل آباد زون میں بڑے

پیمانے پر کرپشن کا انکشاف ہوا تھا۔ محکمہ آبپاشی پنجاب فیصل آباد ڈسٹرکٹ سرکل کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر نے ماہ ستمبر میں ایک انکوائری کا آغاز کیا جس میں ایگزیکٹو انجینئر اور سب ڈویژنل آفیسر سمیت دیگر افسران سے پوچھ گچھ کی گئی جس کی انکوائری میں جواب دہ کیا کہ برالہ برانچ کینال میں پڑنے والا شکاف پورا کر لیا گیا۔ اس قسم کی کوئی کرپشن سامنے نہیں آئی کہ برالہ کینال میں پڑنے والا شکاف ناقص میٹریل کے استعمال سے ہوا۔ نہر میں پانی کی گنجائش 2400 کیوسک تھی۔ تاہم نہر 1800 کیوسک پانی پر ٹوٹ گئی۔ انکوائری رپورٹ میں واضح ہے کہ منصوبے میں 2- ارب 12 کروڑ روپے کی کرپشن ہوئی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ برالہ برانچ اور اس سے نکلنے والی ڈسٹری بیوٹریز اور مائنرز پر بحالی کا کام (rehabilitating) ایل سی سی سسٹم پر اجیکٹ پارٹ (بی) کے تحت کیا گیا۔ اس میں راجباہوں اور مائنرز کی لائٹنگ، جھالوں کی ازسرنو تعمیر اور پشتے مضبوط کرنا شامل تھا جبکہ یہ درست نہ ہے کہ اس پر لگنے والی تقریباً 2- ارب روپے سے زائد رقم کو خورد برد کیا گیا ہے۔ برالہ برانچ ہیڈ پیمانہ سے نکلتی ہے جس کی لمبائی تقریباً 162 کلومیٹر بنتی ہے جو کہ تحصیل جڑانوالہ، تانڈلیانوالہ، سمندری، ضلع فیصل آباد، تحصیل کمالیہ، تحصیل پیر محل اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقوں کو سیراب کرتی ہے۔ اس کے تمام حصہ جات میں دس مختلف contracts کے ذریعے درج بالا کاموں کو سال 2010 میں زیر نگرانی (NDC Punjab Irrigation Consultants & NESPAK) مکمل کر دیا گیا۔ برالہ برانچ مورخہ 09-05-2014 کو RD.54+000/L سے ٹوٹ گئی۔ نہر کے ٹوٹنے کی وجہ پشتوں کا کمزور ہونا یا ناقص میٹریل کا استعمال نہ تھا بلکہ عملہ کی غفلت کی وجہ سے نہر برالہ برانچ میں شکاف پڑا جس کی تصدیق خود اس وقت تعینات ایگزیکٹو انجینئر برالہ ڈویژن نے اپنی تحریر میں کی جس میں لکھا کہ متعلقہ گینج ریڈرز نے کم پانی ہونے کی وجہ سے کراس ریگولیٹر RD.60+000 کو ملٹی بھگت سے بند کیا تھا تاکہ اوپر والے حصے سے نکلنے والی نہروں کو فائدہ پہنچ سکے اور اپنے حصے سے زائد پانی حاصل کر سکیں جس سے پانی کی سطح حد سے بڑھ گئی جو کہ rehabilitation والے کام کے level سے ابھی تک کم تھی کہ نہر ٹوٹ گئی۔ نہر ٹوٹنے کے ذمہ داران تین گینج ریڈرز کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی جنہیں مورخہ 07-08-2014 سے نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ جو probe report سپرنٹنڈنٹ انجینئر ڈسٹرکٹ سرکل فیصل آباد نے کی وہ اس کے متضاد ہے کیونکہ مذکورہ

افسر نے موقع ملاحظہ کیا اور نہ ہی کوئی جانچ پڑتال کی۔ اس میں جو بھی ڈیفالٹر پائے گئے ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اس میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ظاہر ہے کہ جو چیز ان کو ڈیفالٹمنٹ نے دی ہوگی وہ بات کی ہے لیکن دیکھنے والی چیز یہ ہے کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ نہر میں جو شگاف پڑا وہ عملے کی نااہلی کی وجہ سے پڑا تھا۔ ایک گنج ریڈر جو lower level کا سٹاف ہے کیا ہمیشہ اسی کی ہی نااہلی ہوتی ہے، کبھی سینئر سٹاف جو کروڑوں روپے مالیت کے ٹھیکہ جات دیتے ہیں، جو نگرانی کرتے ہیں جن میں ایکسیس اور سپرنٹنڈنگ انجینئرز ہیں آج تک کبھی ان کے خلاف کارروائی نہیں ہوئی جبکہ ہمیشہ گنج ریڈر یا چھوٹے level کے بندوں پر ہی کارروائی ڈال دی جاتی ہے۔ بہر حال پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو کہا ہے اس سے میں مطمئن تو نہیں ہوں لیکن یہ چیز ضرور باور کرانا چاہتا ہوں کہ مجھے بھی ان محکمے کے افسران نے approach کیا ہے اور کل سے approach کر رہے ہیں کہ مہربانی کر کے اس کو press نہ کیجئے گا۔ میرا یہ قومی فریضہ بنتا ہے کہ کم از کم میں یہ بات اس ایوان میں بتاؤں کہ یہ کچھ ہوتا ہے، اصل چیز کو چھپانے کے لئے کس طرح جواب دے دیا جاتا ہے اور سارے کا سارا بوجھ چھوٹے عملے پر ڈال دیا جاتا ہے۔ میں نے صرف آپ کی توجہ اس جانب دلوانی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 4/15 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔

لاہور میں پلازوں اور شادی ہالوں کی تعمیر سے متعلقہ بلڈنگ By Laws

پر عملدرآمد کروانے میں حکومت کی ناکامی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ یکم جنوری 2015 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت لاہور میں حکومتی ادارے بلڈنگ بائی لاز کی پاسداری کروانے میں بُری طرح ناکام ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز جان لیوا واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ٹاؤنز، ایل ڈی اے اور پنجاب گورنمنٹ کی جانب سے بننے والی

بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سمیت دیگر ادارے شہر بھر میں پھیلی ہوئی بغیر نقشہ تعمیر عمارتوں کے خلاف کارروائی کرنے سے قاصر ہیں۔ بلڈنگ بائی لاز میں عمارت کی اونچائی اور بیسمنٹ، داخلی اور خارجی راستے، کمرشل کے لئے پارکنگ کی گنجائش سمیت دیگر اہم نکات پر غور کیا جاتا ہے جس میں محکمہ تحفظ ماحول، سول ڈیفنس، کمرشل زون کے لئے ٹریک پولیس متعلقہ ادارہ ایل ڈی اے یا ٹاؤن سمیت دیگر متعلقہ اداروں سے این اوسی لینا ہوتا ہے مگر ان تمام اداروں سے اجازت نامہ لئے بغیر ہی شہر میں تعمیرات میں لاہور کی تمام بڑی اور چھوٹی مارکیٹوں میں بنے ہوئے پلازے بغیر نقشہ تعمیر ہیں۔ شہر میں بنے ہوئے بیشتر شادی ہالز، گودام، دکانیں اور کمرشل اور نان کمرشل عمارتیں بغیر نقشہ تعمیر ہیں۔ ان کا ڈیٹا ٹاؤنز کے پاس موجود ہے اور نہ ہی ایل ڈی اے کے پاس مگر شہر کے ہر ٹاؤن اور ایل ڈی اے کی حدود میں ہزاروں کی تعداد میں بغیر نقشہ تعمیر عمارتیں موجود ہیں جہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس وقت یہ عمارتیں بنائی جاتی ہیں اس وقت متعلقہ محکمے ان عمارتوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتے۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شہر میں واقع بڑی عمارتوں میں فائر فائٹنگ کے آلات نصب نہیں، جہاں بلڈنگ بائی لاز کی بھرپور خلاف ورزی کی گئی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کی استدعا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 5/15 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔

محکمہ ماہی پروری پنجاب مچھلی کے معیار کے تعین کے بارے

کو الٹی کنٹرول قواعد تشکیل دینے میں ناکام

محترمہ خدیجہ عمر: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ یکم جنوری 2015 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ ماہی پروری پنجاب نے 2014 کے

دوران 1925 تالابوں، جھیلوں اور جوہڑوں میں ڈینگی مچھر کا لاروا کھانے والی 14 لاکھ 74 ہزار 400 مچھلیاں چھوڑیں جبکہ مچھلی کے معیار کا تعین کرنے کے لئے سات سال سے زیر التواء کوالٹی کنٹرول قواعد اس سال بھی تشکیل نہ دیئے جاسکے جس سے 20 کروڑ سے تعمیر کوالٹی کنٹرول لیبارٹری بھی فائدہ مند ثابت نہ ہو سکی۔ شہری مضر صحت مچھلیاں کھانے پر مجبور، دریاؤں میں آلودگی پر مچھلیوں کی افزائش متاثر ہونے پر بھی کوئی مؤثر اقدامات نہ اٹھائے جاسکے۔ محکمہ ماہی پروری نے گزشتہ سال ڈینگی مچھر کا لاروا کھانے والی تلابیہ پنٹیس اور گراس کارپ نسل کی 16 لاکھ سے زائد مچھلیاں پیدا کیں اور سال بھر پنجاب میں 3717 مقامات کا جائزہ لے کر 1925 تالابوں، جھیلوں اور جوہڑوں میں 14 لاکھ 74 ہزار 400 مچھلیاں چھوڑی گئیں۔ لاہور میں 2419 تالابوں، جھیلوں اور جوہڑوں کا جائزہ لیا گیا اور 444 مقامات پر 3 لاکھ 70 ہزار 600 مچھلیاں چھوڑی گئیں۔ مزید برآں حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق مچھلی کی فراہمی اور بیرونی ممالک کے اعتراضات دور کرنے کے لئے پنجاب فشریز آرڈیننس میں مچھلی کے معیار کا تعین کرنے اور انسپکشن کے لئے ترمیم میں سات سال ہونے کو ہیں مگر تاحال ترمیم کے تحت قوانین نہیں بنائے جاسکے جس پر شہری غیر معیاری مچھلیاں کھانے پر مجبور ہیں اور مچھلی فروشوں اور فارمرز کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ فشریز (ترمیمی) قانون 2009 کے سیکشن 9-A کے تحت محکمہ ماہی پروری مچھلی کے معیار اور کوالٹی کو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ مارکیٹ میں موجود مچھلیوں کی انسپکشن کرے گا اور مچھلی بیچنے کے علاوہ کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے محکمہ کی منظوری لینا ہوگی۔ ذرائع نے بتایا کہ معاملہ شروع سے ہی محکمہ فشریز اور محکمہ قانون کے درمیان معاونت کے فقدان پر التواء کا شکار ہے۔ ماہرین کے مطابق راوی میں داخل ہونے والا سیوریج اور کیمیکل ملا پانی وسیع پیمانے پر ماحولیاتی آلودگی کا سبب بن رہا ہے۔ اس سے سطح زمین اور زیر زمین پانی آلودہ ہو رہا ہے جس کے استعمال سے آبی اور زمینی جانوروں سے بیماریاں انسانوں میں منتقل ہو رہی ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! قابل احترام ممبران نے یہ درست فرمایا ہے کہ محکمہ ماہی پروری پنجاب تالابوں، جھیلوں اور جوہڑوں میں ڈینگی مچھر کا لاروا کھانے والی مچھلیاں چھوڑ رہا ہے۔ میں اس معرزا ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ 2011 میں جب

ڈینگی بخار کی وبا اپنی بدترین شکل میں پاکستان خصوصاً پنجاب اور لاہور میں وارد ہوئی تو اس پر قابو پانے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی قیادت میں دیگر صوبائی محکموں کے ساتھ ساتھ محکمہ ماہی پروری پنجاب نے بھی ہراول دستہ کے طور پر بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ محکمہ نے لاہور سمیت پورے پنجاب میں ضلعی انتظامیہ سے مل کر تمام کھڑے پانیوں کا سروے کیا، مچھر کا لاروا کھانے والی مچھلیوں پر تحقیق کی اور ان کا بچہ مچھلی پیدا کر کے تمام موزوں پانیوں میں شاک کیا۔ اس طرح مچھر کے حیاتیاتی کنٹرول بذریعہ مچھلی کرنے کے بہت حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہوئے۔ اب محکمہ ماہی پروری پنجاب گزشتہ چار سالوں سے باقاعدہ حکومت کے جاری کردہ SOPs کے مطابق ہر سال تمام پانیوں کا سروے کرتا ہے اور مچھر کا لاروا کھانے والی مچھلیوں کا لاکھوں کی تعداد میں بچہ پیدا کر کے ان پانیوں میں شاک کرتا ہے اور باقاعدگی سے ان پانیوں کی مانیٹرنگ کرتا ہے۔ جن پانیوں میں ضرورت ہو وہاں پر بچہ مچھلی دوبارہ شاک کیا جاتا ہے۔ محکمہ کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ چار سالوں میں کل 4200 سے زائد پانیوں میں 4260000 مچھر کا لاروا کھانے والی مچھلیاں شاک کیں اور 10300 مرتبہ ان پانیوں کی مانیٹرنگ کی گئی جس سے گھروں سے باہر ڈینگی مچھر کا انتہائی مؤثر طریقے سے تدارک ہو رہا ہے۔ محکمہ کی اس کارکردگی کو نہ صرف صوبائی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ جہاں تک کوالٹی کنٹرول کے قواعد کا تعلق ہے پنجاب فشریز آرڈیننس 1961 میں سال 2009 میں شق نمبر A-9 کی ترمیم کے بعد فیش کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کے منصوبے کا آغاز ہوا جو جون 2014 میں مکمل ہوا۔ جس پر اقوام متحدہ کے ذیلی ادارہ UNIDO کو اس کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کی accreditation میں تعاون کی درخواست کی گئی ہے تاکہ یہ لیبارٹری مچھلی کی کوالٹی کے بارے میں بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ سرٹیفکیٹ جاری کر سکے۔ UNIDO کا ادارہ لیبارٹری کی accreditation میں مدد کر رہا ہے جس کے لئے تقریباً دو سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے اور امید ہے کہ اگلے سال تک لیبارٹری کی accreditation ہو جائے گی۔ فیش کوالٹی کنٹرول کے قواعد محکمہ خزانہ اور محکمہ قانون سے چیک کروائے گئے ہیں اور منظوری کے حتمی مراحل میں ہیں جو لیبارٹری کی accreditation ہو جانے کے بعد لاگو ہو جائیں گے۔ تاہم فیش کوالٹی کنٹرول لیبارٹری میں تاحال صوبہ پنجاب کے بائیس اضلاع کے قدرتی پانیوں، پرائیویٹ فیش فارموں اور فیش مارکیٹوں سے حاصل کردہ مچھلی کے نمونہ جات کے 15182 ٹیسٹ کئے گئے ہیں جن میں سے تاحال کوئی permissible limit سے زائد اجزاء نہ پائے گئے ہیں نیز اسی سکیم کے تحت اب تک مچھلی کے کاروبار سے منسلک

2379 افراد کو مچھلی کی صحت کے معیار اور کوالٹی کو برقرار رکھنے کی علمی آگاہی اور عملی تربیت بھی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک راوی میں داخل ہونے والے سیوریج اور کیمیکل ملے پانی سے ہونے والی ماحولیاتی آلودگی کا تعلق ہے تو یہ محکمہ تحفظ ماحول کے دائرہ کار میں آتا ہے اور محکمہ ماہی پروری کو جہاں سے کوئی ایسی شکایت موصول ہو تو محکمہ تحفظ ماحول کو بھجوا دیتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

معزز ممبران اسمبلی کے نام پر ادویات کی لوکل پرچیز

میں کروڑوں روپے کی خورد برد کا انکشاف

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ اسمبلی میں معزز ممبران کی دلچسپی کا تو آپ عالم دیکھ ہی رہے ہیں لیکن میں ایک بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ میں بڑے عرصہ سے سوچ رہا تھا کہ یہ بات یقیناً آپ کے علم میں ہوگی لیکن میں صرف اس اسمبلی کے لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ معاملہ بڑے عرصہ سے چل رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو میڈیکل بل ممبران کے نام پر لئے جا رہے ہیں جیسا کہ آپ نے کل ایک بات بتائی جو بہت اچھی ہے کہ ویب سائٹ پر ممبران، منسٹرز اور پارلیمانی سیکرٹریز کی حاضری آیا کرے گی۔ آپ نے یہ بہت اچھی بات کی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی معزز ممبر کے حلقہ میں کسی ووٹر یا رہائش رکھنے والے کسی بھی شخص، بچے یا عورت کو اگر دوائی free نہیں مل رہی تو کیا ممبران کو دوائی لینے چاہئے؟ قطعاً نہیں لینے چاہئے اس کا جواب اللہ تعالیٰ کو دینا ہوگا۔ اس کے علاوہ local purchase میں کروڑوں روپیہ per month کھایا جا رہا ہے۔ جیل روڈ کا ایک میڈیکل سنٹر 75 فیصد پر billing کر رہا ہے۔ میں نے بہت کوشش کی کہ یہ معاملہ درست ہو جائے لیکن ایک لاکھ روپے کا بل جو ممبران کے نام پر بنایا

جاتا ہے اس میں کون کون ملوث ہے؟ میں چاہتا ہوں کہ اس پر آپ باقاعدہ ایک کمیٹی بنائیں کہ کس طریقے سے پیسا کھایا جاتا ہے اور یہ کون لوگ ہیں جو ایک لاکھ روپے کے بل کے 25 ہزار روپے لے کر اور some time درہ ہزار روپے لے کر اس غریب قوم کا حرام ذریعے سے پیسا کھا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اسمبلی میں؟

شیخ علاؤ الدین: جی، نہیں۔ میں جو بات کہنا چاہ رہا ہوں وہ بات یہ ہے کہ ہم ایک ایک پیسے کے امین ہیں۔ ہم نے اللہ کو جواب دینا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آج آپ ایک ruling دے دیں کہ مجھے پچھلے پانچ سال کا نہیں تو تین سال کا میڈیکل expense دکھادیں کہ کس نے کتنا لیا ہے چاہے آپ اس کو confidential رکھنے گا لیکن کم از کم کوئی check and balance ہونا چاہئے اور لوگوں کو خدا کا خوف ہونا چاہئے کہ یہ پیسا آخر کہاں سے جائے گا اور کون اس کا جواب دے ہوگا؟ اس بات کو light نہ لیجئے گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ محنت بھی کرتے ہیں اور جو ہوتا ہے وہ کرتے ہیں لیکن آپ کے علم میں آ گیا ہے آپ دیکھ لیں۔ میں آج پھر آپ سے عرض کروں گا کہ اگر یہ خواتین نہ ہوں تو یہ ایوان دس منٹ نہیں چل سکتا۔ لوگوں کا کیا interest ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! بات یہ ہے کہ۔۔۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ میری عرض سن لیجئے۔ آپ نے آج مجھے ٹائم دیا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ جن لوگوں سے ہم ووٹ لے کر آئے ہیں ان کا ہم کام کریں اور ان کا کوئی بھلا ہو سکے۔ میں ابھی استحقاق کمیٹی کی ایک رپورٹ پڑھ رہا تھا کہ کسی ایم پی اے نے یہاں کہا کہ اس کاٹیلیویشن پر نام بتایا گیا اور شکل دکھائی گئی۔ آپ اس کو خود پڑھئے گا اور اندازہ لگائیے گا کہ ہم کتنے بے بس ہیں کہ ہماری استحقاقات کمیٹی معاملہ refer کر رہی ہے کہ آپ فیڈرل گورنمنٹ کے ایک محکمہ کے پاس جا کر اپنی redressal کرائیں۔

جناب سپیکر! یہ وہ اسمبلی ہے جس میں اللہ نے مجھے اور آپ کو بیٹھنے کا موقع دیا۔ یہاں بڑے بڑے مقتدر لوگ کبھی بیٹھتے تھے۔ آج ہماری کیا حالت ہے خدا کے لئے غور کیجئے۔ ہمیں یہ معاملہ یہاں پر ایسے نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ہمیں ہر چیز کو دیکھنا چاہئے جو ہماری jurisdiction میں آتی ہے اور ہمیں اپنے گریبان میں بھی دیکھنا چاہئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ بہت شکر یہ

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس پر میری بھی یہ گزارش ہے کیونکہ اس وقت میرے کندھوں پر ذمہ داری ہے اور میں بھی اس چیز کا اللہ کو واقعی جوابدہ ہوں۔ آپ ایک مہربانی کیجئے گا کہ کل آپ 10:00 بجے میرے آفس تشریف لائیے گا اور یہاں کے متعلقہ ایم ایس جو deal کرتے ہیں وہ بھی آئیں گے۔ اس پر میں اور آپ بیٹھ کر غور کریں گے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے معاملہ کی gravity کو سمجھا ہے۔ میں چاہوں گا کہ سیکرٹری صاحب کو کہیں کہ آپ کو ریکارڈ دکھادیں پھر آپ چاہے مجھے دکھائیں یا نہ دکھائیں۔ جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ آپ بھی کل آجائیں۔ اس کو کل دیکھتے ہیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

میو ہسپتال لاہور کے Cardiac Centre میں انجیو گرافی مشین

اور آئی سی یو میں مانیٹرنگ مشین کا نہ ہونا

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بھی شیخ صاحب کی بات سے ملتی جلتی بات بتانا چاہتی ہوں۔ یہ issue بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ پورے پنجاب میں میو ہسپتال ایسا ہسپتال ہے جہاں پورے پنجاب سے لوگ اپنی صحت کے معاملات کو لے کر آتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ یہاں ان کو اچھی facilities ملیں گی جو حکومت ان کو فراہم کر رہی ہے۔ پچھلے آٹھ ماہ سے میو ہسپتال کے اندر کارڈک سنٹر میں انجیو گرافی کی مشین ہی موجود نہیں ہے۔ جہاں پر مرلیض آتے ہیں تو وہ ان کو دوسرے ہسپتالوں میں مجبوراً refer کر دیتے ہیں جبکہ آپ کے علم میں ہے کہ میو ہسپتال ایک ایسا ہسپتال ہے جہاں پر پورے پنجاب سے لوگ آتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں already بہت pressure

ہے۔ تو خدا راہیلہ ڈیپارٹمنٹ سے متعلق جتنے بھی سوالات یا ایسے مسائل ہیں ان کے لئے کم از کم جو ہمارے مشیر وزیر اعلیٰ ہیں اور جو پارلیمانی سیکرٹری ہیں ان کو موجود ہونا چاہئے وہ اگر عوام کو بتائیں تو سہی کہ وہ ہسپتال کے اندر کیا بہتریاں کر رہے ہیں وہ تو ایوان کے اندر موجود ہی نہیں ہوتے حتیٰ کہ پارلیمانی سیکرٹری وہ بھی اس لائن کے اندر موجود نہیں ہیں۔ منسٹر صاحب تو چلیں کسی نہ کسی کام کی بہتری

یا کوئی اقدامات کے لئے مصروف ہوں گے لیکن پارلیمانی سیکرٹری صاحب کدھر ہیں؟ خدا را جو ایسے چھوٹے چھوٹے issues ہیں بہت ضروری ہے کہ ان کو موقع پر ہی resolve کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر راجہ اشفاق سرور صاحب یہاں پر موجود ہیں میں ان سے یہی گزارش کروں گا کہ یہ بہت important بات محترمہ راحیلہ خادم صاحبہ نے کی ہے۔ راجہ صاحب! آپ kindly وزیر اعلیٰ کے ایڈوائزر سے بات کریں اور اس کو ensure کروائیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میو ہسپتال میں حتیٰ کہ آئی سی یو میں مانیٹنگ مشین تک موجود نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! یہ بات اُن تک پہنچائیں اور ensure کریں یا وہ اس کا یہاں آکر جواب دیں۔ Kindly آپ اس کام کو دیکھ لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش کروں گی کہ جس طرح میری بہن نے بھی اور یہاں پر شیخ صاحب نے ہیلتھ اور ایجوکیشن کے حوالے سے ذکر کیا ہے یہ دو ایسی چیزیں ہیں جو کہ آپ کی گڈ گورننس show کرتی ہیں اگر آپ کی basic چیزیں جیسے ایجوکیشن اور ہیلتھ ہے اس میں ہی اتنے بڑے بڑے faults ہوں تو پھر اس حکومت کا اللہ ہی حافظ ہے لیکن میں نے آج ایک بہت ذمے دار اخبار میں ایک خبر پڑھی ہے کہ 300 ہائر سیکنڈری سکولوں کو این جی او کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت ہی تشویشناک بات ہے۔ اس کی ہمیں وضاحت چاہئے اگر اس خبر میں کوئی سچائی ہے اور اگر غلط ہے تو بھی اس کی یہاں پر تصدیق کی جائے۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر ایک اور اخبار میں خبر آئی ہے کہ ہمارے تمام ہسپتالوں کا یہ حال ہے کہ medicines ملتی نہیں ہیں اور اگر ملتی ہیں تو جعلی ملتی ہیں۔ آج ایک اخبار میں یہ خبر لکھی ہے کہ کروڑوں کی medicines کو باہر بازار میں فروخت کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں نے راجہ صاحب کو اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو گزارش کر دی ہے کہ ایڈوائزر سے بات کر کے ایوان میں آکر بتائیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جبکہ آپ کو پتا ہے کہ سرگودھا میں جعلی میڈیسن کے حوالے سے کتنے بچوں کی اموات واقع ہوئی ہیں۔ چنیوٹ میں بھی ہوئی ہے۔ یہاں پر ہمارا حال یہ ہے کہ لوگ مر رہے ہیں لیکن یہاں پر بے حسی کا عالم یہ ہے کہ میڈیسن کو فروخت کیا جا رہا ہے۔

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Security of Vulnerable Establishments Ordinance 2015.

کورم کی نشاندہی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں کورم کو point out کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی آگے بڑھائی جاتی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

سرکاری کارروائی

آرڈینمنسز

(جو پیش ہوئے)

آرڈینمنس غیر محفوظ اداروں کی سکیورٹی پنجاب 2015

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES
(Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Security of Vulnerable Establishments Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Security of Vulnerable Establishments Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and

is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس عارضی رہائش پذیر افراد کی معلومات پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Information of Temporary Residents Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Information of Temporary Residents Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Information of Temporary Residents Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب آرمز 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Arms (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Arms (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Arms (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس (ترمیم) دیواروں پر اظہار رائے کی ممانعت پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 12-فروری 2015 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔